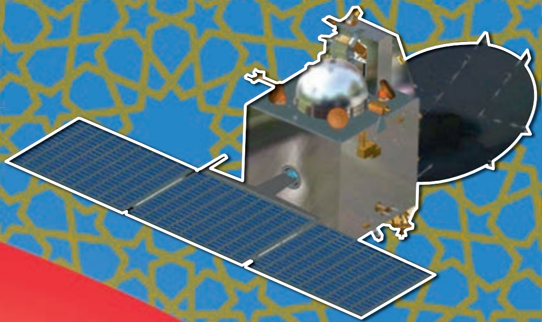

تعارفِ اُردو

ساتویں جماعت

(کمپوزٹ کورس)

پہلا ایڈیشن : 2017
© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ ۔ ۴۱۱۰۰۴
نئے نصاب کے مطابق مجلسِ ادارت اور مجلسِ مشاورت نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

پیش لفظ

عزیز طلبہ!

ساتویں جماعت میں آپ کا استقبال ہے۔

پچھلی جماعت میں آپ تعارفِ اُردو پڑھ چکے ہیں۔ اس میں کئی مضامین اور نظمیں آپ نے پڑھی ہیں اور کئی مشہور و معروف مصنفوں کی تحریروں اور شاعروں کے کلام کا مطالعہ کیا ہے۔ گزشتہ کتاب میں شائع کئی کہانیوں سے آپ لطف اندوز ہوئے اور آپ نے کئی سرگرمیاں مکمل کی ہیں۔ اب آپ ساتویں جماعت میں آ چکے ہیں جہاں آپ مزید معیاری مواد کی تعلیم حاصل کریں گے اور زبان کو سمجھنے کی آپ کی صلاحیت مزید فروغ پائے گی۔

اُردو صرف ایک مضمون کا نام نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ایک تہذیب جڑی ہوئی ہے۔ آپ اپنی روزمرہ زندگی میں ہمیشہ اُردو استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا معیاری اُردو زبان کے استعمال پر زیادہ زور دیا جانا چاہیے۔ ہمارا مقصد آپ میں یہ خود اعتمادی پیدا کرنا ہے کہ آپ اپنی زبان کو بہتر طور پر استعمال کر سکیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ میں سوالات پوچھنے کی صلاحیت پیدا ہو، آپ نئے علوم وفنون حاصل کریں اور تخلیقی اندازِ فکر اپنائیں اور تخلیق سے مسرت حاصل کریں۔ اسی لیے ہم چاہتے ہیں کہ درسی کتاب میں موجود مشقوں اور سرگرمیوں میں آپ زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اس کتاب کی آموزش کے دوران آپ کو جو بھی مشکل یا پریشانی محسوس ہو بلا خوف اپنے استاد کے سامنے اس کا اظہار کریں۔ کتاب میں ایسی کئی سرگرمیاں شامل ہیں جن سے آپ بذاتِ خود علم حاصل کرنے کے قابل بن سکیں گے۔ ان سرگرمیوں میں آپ جتنا حصہ لیں گے اتنا ہی زیادہ علم آپ حاصل کریں گے۔

کتاب کے مواد کے بارے میں آپ کے تاثرات جان کر ہمیں بہت خوشی ہوگی۔

اُمید ہے کہ سال بھر آپ کی آموزش مسرت بخش ہوگی۔

آپ کی عمدہ تعلیم اور بہتر مستقبل کے لیے نیک خواہشات!

(ڈاکٹر سنیل مگر)
ڈائرکٹر
مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و
ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔۴

پونہ۔
تاریخ : ۲۸ / مارچ ۲۰۱۷ء

مجلسِ ادارت :

- ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (صدر)
- سلیم شہزاد (رکن)
- سلام بن رزّاق (رکن)
- احمد اقبال (رکن)
- ڈاکٹر قمر شریف (رکن)
- مشتاق بولنجکر (رکن)
- ڈاکٹر محمد اسد اللہ (رکن)
- بیگم ریحانہ احمد (رکن)
- فاروق سیّد (رکن)
- خان حسنین عاقب (رکن مجلس مشاورت)
- خان نوید الحق انعام الحق (رکن سکریٹری)

Co-ordinator :
Khan Navedul Haque Inamul Haque
Special Officer for Urdu, Balbharati

Production:
Sachchitanand Aphale,
Chief Production Officer

Sandeep Ajgaonkar, Prod. Officer

D.T.P. & Layout:
Asif Nisar Sayyed
Yusra Graphics, Shop No. 5,
Anamay, 305, Somwar Peth, Pune 11

Artist: Miss Nargis Anwar Khalfey

Cover: Mr.Dawood A.Ghaffar Kotur

Paper: 70 GSM Creamwove

Print Order: N/PB/2017-18/QTY. .16

Printer: M/s Uchitha Graphics Ptrs. Pvt. Ltd, Navi Mumbai

Publisher:
Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi, Mumbai - 400 025 .

سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/(پر-نمبر۱۶/۴۳) ایس ڈی-۴
مؤرّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کی گئی رابطہ کار کمیٹی کی نشست
مؤرّخہ ۳/مارچ ۲۰۱۷ء میں اس کتاب کو درسی کتاب کے طور پر منظوری دی گئی۔

تعارفِ اُردو

ساتویں جماعت

(کمپوزٹ کورس)

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پُستک نِرمِتی و ابھیاس کرم سنشودھن مَنڈل، پونہ-۴

بازو میں دیا ہوا 'کیو-آر کوڈ' نیز اس کتاب میں دیگر مقامات پر دیے ہوئے 'کیو-آر کوڈ' اسمارٹ فون کے ذریعے اسکین کیے جاسکتے ہیں۔ اسکین کرنے پر ہمیں اس درسی کتاب کی درس و تدریس کے لیے مفید لنک/لنکس (URL) دستیاب ہوں گے۔

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اوراس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛

مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع،

اوران سب میں

اُخوّت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَن گَن مَن - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَت - بھاگْیَہ وِدھاتا۔

پَنجاب، سِندھ، گُجراتَ، مَراٹھا
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھَل جَل دِھ تَرَنگ،

تَو شُبھ نامے جاگے، تَو شُبھ آ شِس ماگے،
گاہے تَو جَیَہ گاتھا،

جَن گَن منگَل دایَک جَیَہ ہے،
بھارَت - بھاگْیَہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گونا گوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

فہرست

نمبر شمار	اسباق	صنف	موضوعات	شاعر/مصنف	صفحہ نمبر
۱۔	حمد	نظم	خدا کی تعریف	مومن جانِ عالَم رہبؔر	۱
۲۔	حضرت ابوّایّوب انصاریؓ	سوانح	مذہبی شخصیت	اِدارہ	۳
۳۔	محنت	نظم	محنت کی عظمت	الطاف حسین حالؔی	۶
۴۔	جونپور کا قاضی	کہانی	مزاح	اِدارہ	۸
۵۔	گلہری	نظم	ماحولیات	خالد شاہیؔن	۱۲
۶۔	زیرو ناٹ آؤٹ	مضمون	مزاح	مُشتاق احمد یوسفی	۱۴
۷۔	ماں	نظم	اخلاقیات	حسرؔت جے پوری	۱۷
۸۔	چوہوں کی دعوت	کہانی	اخلاقیات	رابندر ناتھ ٹیگور	۱۹
۹۔	میرا پیارا وطن	نظم	حبِّ وطن	سیمابؔ اکبر آبادی	۲۳
۱۰۔	نوشیرواں کا انصاف	کہانی	اخلاقیات	عطیہ پروین	۲۵
۱۱۔	مشینی آدمی	نظم	سائنسی/اخلاقی فکر	ظفرؔ گورکھپوری	۲۹
۱۲۔	شرمیلی نازیہ	کہانی	خوداعتمادی	اِدارہ	۳۱
۱۳۔	ایک بچّہ	نظم	ثقافت	محمّد علویؔ	۳۴
۱۴۔	صحت کی عدالت	ڈراما	صفائی کی اہمیت	نورالعین علی	۳۷

ا۔ حمدِ پاک

مومن جانِ عالم رہبرؔ

پہلی بات : خُدا کی تعریف میں لکھی جانے والی نظم کو 'حمد' کہتے ہیں اور اللہ کو اپنی حمد و ثنا بہت پسند ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنا ہر کام خدا کی حمد سے شروع کریں۔ خدا کا احسان مانیں اور شکر ادا کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے دل کی گہرائیوں میں خدا کی بڑائی اور عظمت کا احساس ہو۔ ہم اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کو عاجزی و انکساری سے پیش کریں۔

جان پہچان : مومن جانِ عالم رہبرؔ یکم جون ۱۹۴۲ء کو ریاستِ مہاراشٹر کے ضلع تھانہ کے شہر بھیونڈی میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ممبئی کے مشہور اسمٰعیل یوسف کالج سے گریجویشن مکمل کیا۔ چھتّیس برسوں تک درس و تدریس سے وابستہ رہنے کے بعد وظیفہ یاب ہوئے۔ ان کی نظمیں اکثر بچوں کے رسالوں میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

خُدا کی زمیں ، آسماں ہے خدا کا
حقیقت میں یہ کُل جہاں ہے خدا کا

یہ ذرّے، یہ تارے، یہ بکھرے نظارے
ہیں اَوراق ، جِن میں بیاں ہے خدا کا

زمیں سے فلک تک ہے جلوؤں کا عالم
جِدھر دیکھو ، جلوہ عیاں ہے خُدا کا

جسے جسم میں لوگ دل کہہ رہے ہیں
خُدا کا وہ گھر ہے ، نشاں ہے خُدا کا

خدا نے بنایا ہے انساں کو اشرف
یہ انسان ہی رازداں ہے خُدا کا

وجوٗد و عدم کا تسلسُل ہے ، رہبرؔ
کہ چلتا ہُوا کارواں ہے خُدا کا

خلاصۂ کلام : اس نظم میں شاعر کہتا ہے کہ سارے جہانوں کا خالق و مالک خدا ہے۔ اسی نے ہمارے فائدے کے لیے بے شمار چیزیں بنائیں۔ چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ، چاند تارے سب اسی کے بنائے ہوئے ہیں جن سے زمین و آسمان تک اس کی قدرت اور کاری گری کا پتا چلتا ہے۔ تمام جانداروں میں خدا نے انسان کو افضل بنایا۔ انسان کا دل گویا خدا کا گھر ہے۔ جب سے یہ دنیا بنی ہے مرنا اور جینا بھی اسی کے حکم سے ہوتا ہے اور آئندہ بھی اسی کے حکم سے جاری رہے گا۔

Glossary معنی و اشارات

کل جہاں	-	ساری دنیا Universe
اوراق	-	ورق کی جمع Leaves / Pages
فلک	-	آسمان Sky
عیاں	-	دِکھائی دینے والا Obvious
جلوہ	-	نظارہ View, Splendour, lustre
اشرف	-	شریف، اعلیٰ، افضل، بلند تر Noble
رازداں	-	راز جاننے والا Confidant, an insider
وجود	-	کسی چیز کا موجود ہونا، یہاں مراد زندگی ہے Existence, being
عدم	-	کسی چیز کا موجود نہ ہونا، یہاں مراد موت ہے Nothingness, nonexistence
تسلسل	-	سلسلہ Continuing, series
کارواں	-	کئی لوگوں کا ساتھ سفر کرنا Caravan

Exercise مشق

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ زمین اور آسماں کس کے ہیں؟

۲۔ شاعر نے کن چیزوں کو اوراق کہا ہے؟

۳۔ زمین سے فلک تک کس کے جلوے عیاں ہیں؟

۴۔ شاعر نے آدمی کے دل کو کیا کہا ہے؟

۵۔ خدا کا رازداں کون ہے؟

۶۔ شاعر نے خدا کا کارواں کسے کہا ہے؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ دنیا کی کن چیزوں میں خدا کا جلوہ دِکھائی دیتا ہے؟

۲۔ بتائیے کہ ہم خدا کی حمد کیوں کرتے ہیں؟

۳۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ انسان کن خوبیوں کی وجہ سے اشرف ہے؟

○ اشعار مکمل کیجیے۔ **Complete the couplets.**

۱۔ یہ ذرّے، یہ تارے، یہ بکھرے نظارے

....

۲۔ خدا نے بنایا ہے انساں کو اشرف

....

غور کرکے بتائیے
Think carefully

اگر ہم ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ کی کھلی کتاب سمجھ لیں تو اس کتاب کے اوراق میں کون کون سی چیزوں کو شمار کیا جائے گا؟

وسعت میرے بیان کی
Expansion of ideas

○ درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے۔

Explain the following couplet.

جسے جسم میں لوگ دل کہہ رہے ہیں
خدا کا وہ گھر ہے، نشاں ہے خدا کا

سرگرمی/منصوبہ Activity / Project:

❖ اس نظم کو زبانی یاد کرکے اپنی جماعت میں سنائیے۔

❖ کسی اُردو اخبار کا بچوں کا صفحہ حاصل کرکے اس میں سے اپنی پسندیدہ کہانی/نظم/معلومات کو اپنی بیاض میں چسپاں کیجیے۔

۲۔ حضرت ابوؔایوّب انصاریؓ

اِدارہ

پہلی بات: ایک بار غالبؔ کے گھر ان کا شاگرد مہمان بن کر آیا۔ وہ نہایت غریب تھا اور سردی سے بچنے کے لیے اس نے ایک پھٹا پرانا جبّہ پہن رکھا تھا۔ غالبؔ کو اپنے مہمان پر بڑا ترس آیا۔ انھوں نے اپنا قیمتی جبّہ اپنے مہمان کو دینے کے لیے اس سے کہا کہ میرا جبّہ بڑا وزنی ہے، میں اسے سنبھال نہیں پاتا۔ اگر یہ جبّہ لے کر اپنا جبّہ مجھے دے دیں تو مہربانی ہوگی۔ اس طرح انھوں نے مہمان سے پرانا جبّہ لے کر اپنا اونی جبّہ اسے دے دیا۔ غالبؔ کے اس عمل سے مہمان بہت خوش ہوا، اسے اپنی غریبی کا احساس بھی نہیں ہوا۔

ذیل کے سبق میں حضرت ابوؔایوب انصاریؓ نے حضورؐ کی جس خلوص سے میزبانی کی ہے اسے بیان کیا گیا ہے۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیدائش مکّہ میں ہوئی تھی۔ جب آپؐ نے اِسلام کی دعوت دینے کا کام شروع کیا تو بہت سے لوگ آپؐ کی جان کے دُشمن ہو گئے۔ خدا کے حکم سے آپؐ نے مکّہ سے مدینہ ہجرت کی۔ اُس وقت حضورؐ ایک اونٹنی پر سوار تھے۔ مدینے کا ہر شخص آپؐ کو اپنا مہمان بنانا چاہتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، ''میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ وہ جس مکان کے سامنے رُک جائے گی، میں وہیں قیام کروں گا۔''

حضورؐ کی اونٹنی حضرت ابوؔایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے جا کر بیٹھ گئی۔ اس طرح انھیں آپؐ کا میزبان بننے کی عزّت حاصل ہوئی۔ حضرت ابوؔایوبؓ کا مکان دو منزلہ تھا۔ نچلی منزل میں آپؐ نے قیام فرمایا۔ حضرت ابوؔایوبؓ اوپری منزل پر رہنے لگے۔ حضرت ابوؔایوبؓ، حضورؐ کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔ ان کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ آپؐ کو کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

اتّفاق سے ایک رات اوپری منزل پر پانی کا مٹکا ٹوٹ گیا۔ فرش پر ہر طرف پانی پھیل گیا۔ فرش بالکل کچّا تھا۔ حضرت ابوؔایوبؓ کو اندیشہ ہوا کہ پانی کچّے فرش سے رِس کر نیچے جائے گا اور آپؐ کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔ حضرت ابوؔایوبؓ اور اُن کی بیوی نے اپنا بستر پانی پر ڈال دیا تاکہ پانی اس میں جذب ہو جائے اور نیچے رِسنے نہ پائے۔

حضرت ابوؔایوبؓ ہمیشہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ حضورؐ جو کچھ فرماتے، حضرت ابوؔایوبؓ یاد کر لیتے تھے۔ حضورؐ کی کہی ہوئی بات کو حدیث کہتے ہیں۔ حضرت ابوؔایوبؓ کو بہت سی حدیثیں یاد تھیں۔

ایک مرتبہ حضرت ابوؔایوبؓ کو معلوم ہوا کہ مصر کے گورنر حضرت عُقبہ بن عامرؓ کوئی حدیث بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوؔایوبؓ اس حدیث سے ناواقف تھے۔ وہ ایک طویل سفر کر کے مصر پہنچے۔ حضرت عُقبہؓ سے انھوں نے وہ حدیث سُنی اور فوراً مدینہ لوٹ آئے۔

مسلمانوں کے خلیفہ اور تمام صحابہؓ حضرت ابوؔایوبؓ کی بہت عزّت کرتے تھے۔ انھوں نے کئی جنگوں میں حصّہ لیا۔

ایک بار قُسطنطنیہ کو فتح کرنے کے لیے فوج روانہ ہوئی۔ حضرت ابوٗایوبؓ بھی ہمراہ تھے۔ وہیں ایک وبائی مرض میں انھوں نے وفات پائی اور قلعہ کی فصیل کے باہر دفن کیے گئے۔ حضرت ابوٗایوبؓ کی قبر آج بھی وہاں موجود ہے۔

Glossary معنی و اشارات

ہجرت	-	وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا کر آباد ہو جانا Migration
میزبان	-	جس کے گھر مہمان آئے Host
اندیشہ	-	خوف، فکر Doubt
جذب ہونا	-	چوس لینا To be absorbed
قُسطنطنیہ	-	استنبول Ancient name of Istanbul
ہمراہ	-	ساتھ In companion with
وبائی مرض	-	ایسی بیماری جو وبا بن کر آتی ہے مثلاً ہیضہ An epidemic disease
وفات پانا	-	مرجانا To die, to pass away
فصیل	-	شہر یا قلعہ کے گرد حفاظت کے لیے بنائی گئی دیوار A defensive wall round a fort, city wall
دفن کرنا	-	گاڑنا Bury

Exercise مشق

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer the following questions in one sentence.

۱۔ حضرت محمدؐ کی پیدائش کہاں ہوئی؟

۲۔ مکّے کے لوگ حضرت محمدؐ کی جان کے دشمن کیوں ہو گئے؟

۳۔ حضرت محمدؐ مکّے سے ہجرت کر کے کہاں گئے؟

۴۔ حضورؐ کی اونٹنی کہاں جا کر بیٹھی؟

۵۔ حضرت ابوٗایوب انصاریؓ کے مکان میں حضورؐ نے کہاں قیام کیا؟

۶۔ پانی کے بہنے سے حضرت ابوٗایوب انصاریؓ کو کیا اندیشہ ہوا؟

۷۔ حضرت ابوٗایوب انصاریؓ نے مصر کا سفر کیوں کیا؟

۸۔ حضرت ابوٗایوب انصاریؓ کی وفات کیسے ہوئی؟

○ سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

Read the lesson and complete the following.

۱۔ مدینے کا ہر شخص آپؐ کو اپنا .... بنانا چاہتا تھا۔

۲۔ حضرت ابوٗایوبؓ کا مکان .... تھا۔

۳۔ اتفاق سے ایک رات .... منزل پر پانی کا مٹکا ٹوٹ گیا۔

۴۔ حضورؐ جو کچھ فرماتے حضرت ابوٗایوبؓ .... کر لیتے تھے۔

۵۔ مسلمانوں کے .... اور تمام صحابہؓ حضرت ابوٗایوبؓ کی بہت عزّت کرتے تھے۔

○ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

Match the following.

ب	الف
قسطنطنیہ	حضرت محمدؐ کی پیدائش
مصر کے گورنر	مدینے کا سفر
ہجرت	ابوایوبؓ کا مکان
کچّے فرش والا	حضرت عقبہؓ بن عامر
مکّہ	ابوایوبؓ کی قبر

اضافی معلومات Additional information

کسی مقام پر ٹھہرنے کو عام طور پر 'قیام کرنا' کہتے ہیں مثلاً میرے دوست نے میرے گھر قیام کیا۔ اس سبق میں ایک جملہ اس طرح ہے ''نچلی منزل پر حضرت محمدؐ نے قیام فرمایا۔'' یہاں لفظ 'کیا' کی جگہ لفظ 'فرمایا' استعمال ہوا ہے۔ حضرت محمدؐ کی عزّت و احترام کے لیے 'فرمایا' استعمال کیا گیا ہے۔ بزرگوں کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم : آپؐ پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

Peace be upon him.

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂُ : اللہ ان سے راضی ہوا۔

May Allah be pleased with him

پہلی مرتبہ مکمل صورت میں لکھ کر بتانے کے بعد ان کے مخفف 'ؐ' اور 'ؓ' کا استعمال کیا گیا ہے۔

کوشش کیجیے Try it

درج ذیل جملوں پر دو دو سوالات بنائیے۔

مثال : جملہ - اوپری منزل پر مٹکا ٹوٹ گیا۔

سوال - اوپری منزل پر کیا ٹوٹ گیا؟

سوال - مٹکا کہاں ٹوٹا؟

۱۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مکان دو منزلہ تھا۔

۲۔ حضرت ابوایوبؓ اور ان کی بیوی نے اپنا بستر پانی

پر ڈال دیا۔

۳۔ حضورؐ کی کہی ہوئی بات کو حدیث کہتے ہیں۔

۴۔ قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے لیے فوج روانہ ہوئی۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

اپنے استاد کی مدد سے ہجرت کا مکمل واقعہ معلوم کیجیے۔

آیئے زبان سیکھیں (Learning Language)

قواعد Grammar

اعادہ Revision

پانچویں جماعت کی 'تعارفِ اُردو' میں آپ اسم (noun) کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اسم ایک/ واحد (singular) یا ایک سے زیادہ جمع (plural) ہوتا ہے۔ کچھ اسم نر/ مذکر (masculine / male) اور کچھ مادہ / مؤنث (feminine/ female) ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر اسم کی کچھ نہ کچھ خاصیت/صفت (adjective) ہوتی ہے۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ کچھ ہونے یا کچھ کرنے کو کام/فعل (verb) کہا جاتا ہے۔

(الف) ذیل کے جملوں میں اسم پہچانیے اور لکھیے۔

Write the nouns from the following sentences.

۱۔ میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۔ فرش پر ہر طرف پانی پھیل گیا۔

(ب) ذیل کے جملوں سے مذکر یا مؤنث لفظ تلاش کرکے لکھیے۔

Find masculine or feminine nouns from the following sentences.

۱۔ حضورؐ ایک اونٹنی پر سوار تھے۔

۲۔ لڑکا میرے سامنے آکھڑا ہوا۔

۳۔ امّی آرام کررہی تھیں۔

۴۔ چڑیا کی گردن پر ایک پیلا دھبّا تھا۔

۳۔ محنت

الطاف حسین حالیؔ

پہلی بات: ایک بوڑھے کے چار بیٹے انتہائی کاہل تھے۔ بوڑھا ان کے مستقبل کے لیے ہمیشہ فکرمند رہتا تھا۔ اس کا آخری وقت آیا تو اس نے بیٹوں کو اپنے پاس بلا کر کہا، ''میں تمھیں ایک راز کی بات بتانا چاہتا ہوں؛ ہمارے کھیت میں ایک خزانہ دفن ہے۔ مجھے وہ جگہ یاد نہیں، بہتر ہے تم خود ہی اسے ڈھونڈ لو۔'' یہ کہہ کر بوڑھا مر گیا۔

بیٹوں نے والد کی نصیحت کے مطابق پورا کھیت کھود ڈالا مگر کچھ ہاتھ نہ آیا۔ وہ اپنے والد کو برا بھلا کہتے رہے۔ لوگوں نے انھیں مشورہ دیا؛ اب کھیت کھود ڈالا ہے تو اناج بھی ڈال دو، کچھ فصل اُگ آئے گی۔ ان چاروں نے ویسا ہی کیا۔ اُس سال اس کھیت میں اتنا اناج ہوا جتنا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ دراصل ان چاروں کی محنت ہی اصل خزانہ تھی۔ دنیا کے بڑے لوگوں کی زندگیوں سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ محنت ہی سے انسان کامیابی حاصل کرتا ہے۔

جان پہچان: مولانا الطاف حسین حالیؔ ۱۸۳۷ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ انھیں پڑھنے کا اس قدر شوق تھا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے گھر بار چھوڑ کر دہلی چلے گئے۔ وہاں انھوں نے مختلف علوم سیکھے۔ حالیؔ نے بچّوں کے لیے بھی اچھّی اچھّی نظمیں لکھی ہیں۔ 'یادگارِ غالب، مدوجزرِ اسلام، حیاتِ جاوید' وغیرہ ان کی مشہور کتابوں کے نام ہیں۔ ان کا انتقال یکم جنوری ۱۹۱۴ء کو پانی پت میں ہوا۔

وہی لوگ پاتے ہیں عزّت زیادہ
جو کرتے ہیں دُنیا میں محنت زیادہ

اسی میں ہے عزّت ، خبردار رہنا
بڑا دُکھ ہے دُنیا میں بیکار رہنا

زمانے میں عزّت ، حکومت یہی ہے
بڑی سب سے دُنیا میں دولت یہی ہے

ہری کھیتیاں جو نظر آ رہی ہیں
ہمیں شان محنت کی دِکھلا رہی ہیں

جو محنت نہ ہوتی ، تجارت نہ ہوتی
کسی قوم کی شان و شوکت نہ ہوتی

ہمارا تمھارا سہارا یہی ہے
اندھیرے گھروں کا اُجالا یہی ہے

جو ہاتھوں سے اپنے کمایا ، وہ اچھا
جو ہو اپنی محنت کا پیسا ، وہ اچھا

میری جان ، غافل نہ محنت سے رہنا
اگر چاہتے ہو فراغت سے رہنا

خلاصۂ کلام: اس نظم میں شاعر نے محنت کی عظمت بیان کی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں وہی لوگ عزّت پاتے ہیں جو خوب محنت و مشقت کرتے ہیں۔ وہی قوم ترقی کرتی ہے جو کوشش کرتی ہے۔ شہرت اور ناموری محنت کی وجہ سے حاصل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ محنت ہی سے انسان نے اپنی ضروریاتِ زندگی کے سامان پیدا کیے۔ اگر خوشی، سکون اور آرام چاہتے ہو تو محنت کرتے رہو۔

Glossary معنی و اشارات

شان - بڑائی Greatness
تجارت - بیوپار، سوداگری Business, trade
شان و شوکت - عظمت، ٹھاٹ باٹ Glory, splendour

غافل - غفلت کرنے والا، بے پروا Uncaring, neglecting
فراغت - بے فکری Leisure

Exercise مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

۱۔ عزّت کیسے حاصل ہوتی ہے؟
۲۔ بیکار رہنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
۳۔ محنت کے نہ ہونے سے کیا ہوتا ہے؟
۴۔ اپنی محنت کی کمائی کیسی ہوتی ہے؟
۵۔ آرام اور سکون کی زندگی کب حاصل ہوتی ہے؟

شعر مکمل کیجیے۔
Complete the following couplets.

۱۔ ہری کھیتیاں جو نظر آ رہی ہیں
ہمیں شان محنت کی ....

۲۔ جو ہاتھوں سے اپنے کمایا ، وہ اچھا
.... وہ اچھا

۳۔ میری جان ، غافل نہ محنت سے رہنا
فراغت..................... سے رہنا

وسعت میرے بیان کی
Expansion of ideas

اس شعر کا مطلب اپنے لفظوں میں لکھیے۔
Explain the following couplet in your own words.

جو ہاتھوں سے اپنے کمایا ، وہ اچھا
جو ہو اپنی محنت کا پیسا ، وہ اچھا

Mental Effort ذہنی کوشش

اس نظم میں ایک لفظ 'تجارت' آیا ہے۔ اس کے حروف کی مدد سے ہم مختلف لفظ بنا سکتے ہیں جیسے 'رات'، 'تار'، وغیرہ۔ آپ اسی لفظ کے حروف سے اور تین الفاظ بنائیے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

'محنت کی عظمت' عنوان پر دس سطروں کا مضمون لکھیے۔

۴۔ جونپور کا قاضی

اِدارہ

پہلی بات : اگر کوئی آپ کو دھوکا دے تو آپ انصاف کے لیے عدالت میں جاتے ہیں جہاں جج صاحب مقدمے کا فیصلہ کرتے ہیں۔اسی طرح پہلے زمانے میں جہاں اسلامی حکومت ہوتی ایسے مقدموں کا فیصلہ کرنے والے کو قاضی کہتے تھے۔
ذیل کی کہانی میں ایک دھوبی کی بے وقوفی کو دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے جو سمجھتا ہے کہ اس کا گدھا جونپور کا قاضی بن گیا ہے۔

ایک گاؤں میں ایک دھوبی تھا۔ وہ روزانہ ایک مولوی صاحب کے مکان کے سامنے سے ہو کر گزرتا تھا۔ مولوی صاحب بچّوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ایک دن جب دھوبی اُدھر سے گزرا تو اس نے سنا کہ مولوی صاحب اپنے شاگردوں سے کہہ رہے ہیں، ''شریر بچّو! تم مجھے کیا سمجھتے ہو؟ میں گدھے کو انسان بناتا ہوں۔ میں نے بہت سے گدھوں کو انسان بنایا ہے۔''

دھوبی کو یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی۔ دن بھر کام کرنے کے بعد شام کو دھوبی گھر واپس لوٹا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا، ''سنتی ہو، اپنے گاؤں کے مولوی صاحب گدھوں کو انسان بنا دیتے ہیں۔ وہ بڑے باکمال شخص ہیں۔ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے۔کتنی اچھّی بات ہوگی اگر ہم اپنے گدھوں میں سے ایک گدھے موتی کو مولوی صاحب کے پاس لے جا کر انسان بنوالیں۔ ہمارا بڑھاپا ہے، گھر کی دیکھ بھال کرنے کو بھی کوئی نہیں ہے۔''

دؤسرے دن دھوبی مولوی صاحب کے پاس پہنچ گیا اور سلام کرنے کے بعد اس نے درخواست کی، ''مولوی صاحب! میرے کوئی لڑکا نہیں ہے۔ اگر آپ میرے ایک گدھے کو انسان بنا دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔''

مولوی صاحب تو بس چونک ہی پڑے اور بولے، ''تم کیسی بے وقوفی کی باتیں کر رہے ہو۔ کیا گدھا کبھی انسان بن سکتا ہے؟''

دھوبی نے کہا، ''میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آپ گدھے کو انسان بناتے ہیں۔''

مولوی صاحب تھے بہت عقلمند۔ سمجھ گئے کہ دھوبی بالکل بے وقوف ہے اور اس سے روپیا اینٹھنے کا اچھّا موقع ہے۔ بولے، ''اچھّا سنو! گدھے کو انسان بنانا کوئی بچّوں کا کھیل تو ہے نہیں۔ بہت محنت کرنا پڑے گی مگر تمھیں گدھے کے ساتھ دو سو رؤپے دینے پڑیں گے۔''

دھوبی دؤسرے دن مولوی صاحب کے پاس دو سو رؤپے اور ایک گدھا لے کر آیا۔ رؤپے مولوی صاحب کو دیے اور کہا، ''مولوی صاحب! گدھا صحن میں کھڑا ہے۔''

مولوی صاحب بولے، ''اطمینان رکھو! میں ضرؤر اس گدھے کو ایک اچھّا انسان بناؤں گا۔ تم میرے پاس چھے مہینے بعد آنا۔''

دھوبی کے جاتے ہی مولوی صاحب نے اپنے ایک شاگرد کو بُلا کر کہا، ''اس گدھے کو لے جاؤ اور جنگل میں اتنی دوٗر ہانک آؤ کہ یہ پھر واپس نہ آ سکے۔''

رفتہ رفتہ چھے مہینے بھی گزر گئے۔ ایک دن دھوبی پھر مولوی صاحب کے پاس آیا۔ مولوی صاحب نے دیکھتے ہی کہا، ''میرے دوست! تم اتنے دنوں کہاں رہے۔ تمھارا گدھا تو بڑا ہوشیار انسان بن گیا ہے۔ اب وہ جونپور کا قاضی ہے۔ تم اس سے وہیں جا کر مل لو تو اچھّا ہے۔''

دھوبی نے کہا، ''مگر میں اسے پہچانوں گا کیسے؟ میں نے تو اسے پہلے کبھی دیکھا ہی نہیں۔''

مولوی صاحب بولے، ''سارا جونپوٗر قاضی کو جانتا ہے۔ اسے ڈھوٗنڈنا کیا مشکل ہے۔ سوٗرج کو ڈھوٗنڈنے کے لیے بھی کہیں چراغ کی ضروٗرت ہوتی ہے؟ لیکن تم وہ بورا ضروٗر لے جانا جس میں تمھارا گدھا موتی دانہ کھایا کرتا تھا۔ جب وہ بورے کو دیکھے گا تو تمھیں پہچان لے گا۔ سمجھ گئے نا؟''

دھوبی گھر آیا۔ اس نے سارا واقعہ اپنی بیوی کو سنایا اور سفر پر روانہ ہو گیا۔ جب وہ جونپوٗر پہنچا تو قاضی عدالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ دھوبی نے دوٗر سے قاضی کو دیکھا اور دِل ہی دِل میں کہنے لگا، یہ مولوی بھی بلا کے قابل نکلے۔ میرے گدھے کو کتنا چالاک، پھُرتیلا اور خوب صوٗرت انسان بنا دیا ہے۔ وہ اس فکر میں تھا کہ موقع ملے تو بورا دِکھاؤں۔

جب کبھی قاضی لکھتے لکھتے سر اُٹھاتا اور سامنے دیکھتا، دھوبی اسے بورا دِکھا دیتا۔ دھوبی گھنٹوں یہی کرتا رہا۔ قاضی کو بڑا تعجّب ہوا کہ یہ کیا کر رہا ہے۔ اس نے فوراً دھوبی کو بلوایا۔ دھوبی بہت خوش ہوا اور جی ہی جی میں کہنے لگا، ''آخر کار اس نے بلوا ہی لیا۔'' قاضی نے بورا دِکھانے کا سبب پوچھا۔ دھوبی کو سخت غصّہ آیا۔ وہ چیخ کر بولا، ''ناشکرے! توٗ اپنے مالک کو نہیں پہچانتا؟'' اتنا کہہ کر اس نے دانے کا بورا دِکھایا۔ ''توٗ اس بورے کو بھی نہیں پہچانتا جس میں سے تو روزانہ دانہ کھاتا تھا۔ تجھے مولوی صاحب نے گدھے سے انسان بنا دیا، تو پچھلی ساری باتیں بھوٗل گیا۔ میرے گدھے! اب گھر چل۔ بہت ہو گیا۔''

قاضی سارے معاملے کی تہہ کو پہنچ گیا مگر دھوبی کو سمجھانا بڑا مشکل کام تھا۔ قاضی کو ڈر پیدا ہوا کہ کہیں لوگ اسے دھوبی کا بیٹا نہ سمجھنے لگیں اس لیے اس نے دھوبی کو باہر نکلوا دیا۔

دھوبی کو بڑا دُکھ ہوا۔ وہ روتا چیختا اور چلّاتا رہا، ''یہ کتنا ناشکرا ہے۔ میں نے اسے گدھے سے انسان بنوایا اور یہ مجھے اپنے یہاں سے نکلوا رہا ہے۔ اب مجھے اس وقت تک چَین نہ آئے گا جب تک میں اسے انسان سے پھر گدھا نہ بنوا لوٗں۔''

غصّے کے عالَم میں دھوبی مولوی صاحب کے پاس گیا اور اُنھیں سارا قصّہ کہہ سنایا اور بولا، ''میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس قاضی کو پھر سے گدھا بنا دیں۔ آپ جو مانگیں گے میں دوٗں گا۔ میں اسے مزہ چکھانا چاہتا ہوں۔''

مولوی صاحب دل ہی دل میں ہنسے اور پھر انھوں نے دھوبی سے کہا، ''چار سو روٗپے دے جاؤ اور ایک ہفتے بعد آنا۔''

دھوبی نے چار سو روٗپے دے دیے۔ مولوی صاحب نے دو سو روٗپے میں ایک گدھا خریدا اور دو سو روٗپے اپنی جیب میں

رکھ لیے۔

ایک ہفتے بعد دھوبی مولوی صاحب کے پاس گیا۔ صحن میں ایک گدھا بندھا ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا، ''لو، قاضی کو میں نے پھر گدھا بنا دیا۔''

دھوبی خوشی سے پھوٗلا نہ سمایا۔ ''کم بخت، مفت کا مال کھا کھا کر موٹا ہوگیا ہے۔'' یہ کہہ کر دھوبی نے گدھے کو کھولا اور اس پر سوار ہوکر گھر کی طرف چل دیا۔ راستے بھر گدھے کی خوب مرمّت کی۔

معنی و اشارات Glossary

باکمال	-	ناممکن کام کو کرنے والا Skilful, expert
روپیا اینٹھنا	-	دھوکے سے روپیا حاصل کرنا Take money by force or fraud
قابل	-	ہنرمند Talented
معاملے کی تہہ تک پہنچ جانا	-	بات کو سمجھ لینا Understand the point
ناشکرا	-	احسان فراموش Unthankful
چین نہ آنا	-	آرام نہ ملنا Uncomfort, uneasy
مزا چکھانا	-	بدلہ لینا Teach someone a lesson
خوشی سے پھوٗلا نہ سمانا	-	بہت خوش ہونا Delight, pleased
مرمت کرنا	-	درست کرنا یہاں مراد پٹائی کرنا To beat
دانست	-	سمجھ Understanding, view

مشق Exercise

○ **ایک جملے میں جواب لکھیے۔**

Answer in one sentence.

۱۔ پہلے زمانے میں جج کو کیا کہا جاتا تھا؟

۲۔ مولوی صاحب کیا کیا کرتے تھے؟

۳۔ دھوبی کے گدھے کا نام کیا تھا؟

۴۔ مولوی صاحب نے دھوبی سے کتنے روپے اینٹھے؟

۵۔ دھوبی مولوی صاحب کے پاس کتنے مہینوں کے بعد گیا؟

۶۔ گدھا کس میں دانہ کھایا کرتا تھا؟

۷۔ مولوی صاحب نے دوسری بار دھوبی سے کتنے روپے لیے؟

○ **مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.**

۱۔ دھوبی اپنے گدھے کو انسان کیوں بنانا چاہتا تھا؟

۲۔ دھوبی چھے مہینے بعد مولوی صاحب کے پاس گیا تو اُنھوں نے کیا کہا؟

۳۔ مولوی صاحب نے قاضی کو پہچاننے کی کیا ترکیب بتائی؟

۴۔ دھوبی نے غصّے میں قاضی سے کیا کہا؟

۵۔ مولوی صاحب نے قاضی کو دوبارہ گدھا بنانے کے لیے کیا کِیا؟

○ **قوسین سے صحیح لفظ چُن کر خانہ پُری کیجیے:**

Choose appropriate words and fill in the blanks.

۱۔ مولوی صاحب..............کو پڑھایا کرتے تھے۔
(گدھوں / بچوں)

۲۔ مولوی صاحب تھے بہت ....۔
(عقلمند / چالاک)

۳۔ گدھے کو انسان بنانا کوئی بچّوں کا...........نہیں۔
(کھیل / کام)

۴۔ اس گدھے کو لے جاؤ اور جنگل میں اتنی دور
.................آؤ کہ یہ پھر واپس نہ آ سکے۔
(چھوڑ / ہانک)

۵۔ .... تو اپنے مالک کو نہیں پہچانتا۔
(ناشکرے / نادان)

وسعت میرے بیان کی
Expansion of ideas

○ ذیل کے جملوں کی اپنے الفاظ میں وضاحت کیجیے:

Explain the following sentences in your own words.

۱۔ شریر بچّو! تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ میں گدھے کو انسان بناتا ہوں۔

۲۔ سورج کو ڈھونڈنے کے لیے بھی کہیں چراغ کی ضرورت ہوتی ہے؟

○ ذیل کے جملوں میں کون سے الفاظ جمع کے ہیں؟ ان کے واحد لکھیے۔

Find plural nouns from the following sentences. Write singulars of those nouns.

۱۔ انھوں نے اپنے اشعار میں بھی اپنے استادوں سے محبت کا اظہار کیا ہے۔

۲۔ ان کے اگلے تعلیمی مراحل آسان ہوتے چلے گئے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

اپنی لائبریری سے 'پنچ تنتر کی کہانیاں' نامی کتاب حاصل کر کے پڑھیے اور اپنی پسند کی کسی ایک کہانی کو بیاض میں نقل کیجیے۔

آیئے زبان سیکھیں (Language Learning)

قواعد Grammar

اسمِ عام - اسمِ خاص
Common noun / Proper noun

ذیل کے جملوں کو پڑھیے۔

۱۔ میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۔ پانی کا مٹکا ٹوٹ گیا۔

۳۔ شاگرد اپنے استاد کا ادب کرتا ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے بارے میں آپ جانتے ہیں۔ یہ سب الفاظ اونٹنی ، راستہ، پانی، مٹکا، شاگرد، استاد 'اسم' ہیں۔ یہ اسم ہماری بات چیت میں روزانہ استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی کوئی خاص پہچان یا نام نہیں۔ وہ اسم جس کا کوئی خاص نام نہیں ہوتا اسے **اسم عام (Common noun)** کہتے ہیں۔

ذیل کے جملوں میں اسم عام پہچانیے:

۱۔ آپ کا بیٹا اقبال محلّے کے مکتب میں جاتا ہے۔

۲۔ وہ بلند پایہ عالم و فاضل تھے۔

اب ذیل کے جملوں کو پڑھیے:

۱۔ حضرت محمدؐ کی پیدائش مکّے میں ہوئی۔

۲۔ ابوایوب انصاریؓ کا انتقال قسطنطنیہ میں ہوا۔

ان جملوں میں 'محمدؐ' اور 'ابوایوب انصاریؓ' دو شخصیتوں کے نام ہیں۔

مکّہ اور قسطنطنیہ دو مقامات کے نام ہیں۔

شخصیت اور مقام اسم ہیں۔ جب ان کے کچھ خاص نام رکھ دیے جائیں تو انھیں **اسم خاص (Proper noun)** کہا جاتا ہے۔

ذیل میں دیے ہوئے اسم خاص الگ کر کے لکھیے۔

۱۔ آپ نے مکّے سے مدینہ ہجرت کی۔

۲۔ عُقبہؓ بن عامر مصر کے گورنر تھے۔

۵۔ گِلہری

خالد شاہین

پہلی بات: قدرت نے اس دنیا میں بڑی عجیب عجیب چیزیں بنائی ہیں۔بعض تو ایسی ہوتی ہیں کہ انھیں دیکھتے ہی ہم ڈر جاتے ہیں، بعض ایسی بھدّی ہوتی ہیں کہ انھیں دیکھنا بھی ہم پسند نہیں کرتے۔ مگر اس دنیا میں ایسی بھی چیزیں ہیں جو بہت خوب صورت ہوتی ہیں۔ انھیں دیکھنے سے دل خوش ہوجاتا ہے۔اُڑتی ہوئی رنگ برنگی تتلیاں ہم پسند کرتے ہیں۔ بلبل کا گانا ہم سنتے ہیں۔ مور کے پروں کا رنگ دیکھ کر ہمیں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ پانی کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ہمارا دل لبھاتی ہیں۔ پھولوں کا رنگ ہمیں پسند ہے۔ چڑیوں کی چہک ہمارے کانوں کو بھاتی ہے۔ قدرت کی ان چیزوں میں گلہری ایک ایسا ہی جانور ہے جو ہے تو چھوٹا سا مگر بڑا پھرتیلا۔ ملائم بالوں والے اس جانور کی خوبیاں شاعر نے درج ذیل نظم میں بیان کی ہیں۔

جان پہچان: خالد شاہین ۳۱؍دسمبر ۱۹۳۴ء کو ممبئی (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے شعبۂ درس و تدریس سے ۳۶؍ سال وابستگی کے بعد ۱۹۹۲ء میں بحیثیت صدر مدرّس سبکدوش ہوئے۔ انھیں مثالی مدرس کے ریاستی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ وہ بچوں کے ڈراما نگار کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ 'چوں چوں کا مربّہ' اُن کے ڈراموں کا مجموعہ ہے۔ انھیں ادبی صحافت کے علاوہ شاعری سے بھی دلچسپی ہے۔ 'گلہری' ان کی ایک دلچسپ نظم ہے۔

ریشم جیسے بال سنہری — دیکھی میں نے ایک گلہری
نیلی نیلی آنکھیں اُس کی — چھوٹی چھوٹی ٹانگیں اُس کی
دُم ہے اُس کی جیسے جھالر — مانگ نکالے اپنے سر پر
دھاری دار ہے اُس کی رنگت — چڑھتی ہے پیڑوں پر سرپٹ
یہ اُچھلی ، وہ کُودی بھاگی — پتّا کھڑکا ، فوراً جاگی
ننھے مُنّے دانت ہیں اُس کے — چمکیں دور سے موتی جیسے
لمبی مونچھیں ، ناک ذرا سی — بولی میں نازک کِلکاری
چھالیا کترے ، لکڑی کاٹے — گھر گھر اُس کے ٹکڑے بانٹے

خلاصۂ کلام: شاعر کو جو گلہری دِکھائی دی وہ نہایت ملائم اور سنہری بالوں والی ہے جس کی آنکھیں نیلی نیلی ہیں۔ پَیر بہت چھوٹے ہیں، دُم جھالر کی طرح ہے۔ اُس کے جسم پر لکیریں بنی ہیں۔ وہ اس قدر پھرتیلی ہے کہ دیکھتے دیکھتے پیڑوں پر چڑھ جاتی ہے۔ اُچھلتی کودتی بھاگتی ہے۔ وہ اتنی چالاک ہے کہ پتّا بھی کھڑکے تو چوکنّا ہوجاتی ہے۔ اُس کے چھوٹے چھوٹے دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ مونچھیں لمبی ہیں لیکن ناک چھوٹی سی ہے۔ بولی بالکل کلکاری کی طرح ہے۔ لکڑی اور سخت سپاری بھی آرام سے کتر لیتی ہے اور یہاں وہاں پھیلا دیتی ہے۔

معنی و اشارات Glossary

گلہری	-	Squirrel
ریشم جیسا	-	بہت نرم Silky
سنہری	-	سونے کے رنگ کا، زرد Golden
جھالر	-	کنارہ Frill
دھاری دار	-	لکیروں والا Stripped, lined
سرپٹ	-	تیزی سے Quickly
کلکاری	-	ننھے بچے کی ہنسی کی آواز Loud laugh of a baby, shrieking
چھالیا	-	سپاری Betel nut

مشق Exercise

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ گلہری کس طرح بھاگتی ہے؟

۲۔ گلہری کے دانت کیسے ہوتے ہیں؟

۳۔ گلہری کی آواز کیسی ہوتی ہے؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ گلہری کی خوب صورتی پر چار جملے لکھیے۔

۲۔ نظم میں شاعر نے گلہری کی کن خوبیوں کا ذکر کیا ہے؟

○ دیے ہوئے لفظوں میں سے مناسب لفظ چن کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

Choose appropriate words and fill in the blanks.

۱۔ پتّا کھڑکا .... جاگی

(فوراً ، دیر ، جلدی)

۲۔ .... مونچھیں، ناک ذرا سی

(بڑی ، لمبی ، چھوٹی)

ذہنی کوشش Mental Effort

○ درج ذیل لفظوں کی مدد سے نظم میں دیا ہوا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

مانگ ، جھالر ، نکالے ، اس کی ، اپنے ، دُم ، پر ، جیسے ، سر ، ہے

○ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

Match the following.

ب	الف
نیلی نیلی	بال
ریشم جیسے سنہری	آنکھیں
جھالر	ٹانگیں
دھاری دار	رنگت
چھوٹی چھوٹی	دانت
موتی جیسے	ناک
ذرا سی	دُم

تلاش و جستجو Search

اپنے استاد کی مدد سے علامہ اقبالؔ کی نظم 'پہاڑ اور گلہری' حاصل کر کے اپنی جماعت میں سنائیے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

○ نیچے دیے ہوئے جانداروں میں سے کسی ایک کے متعلق نظم تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

چڑیا، گائے ، چیونٹی ، بلّی

۶۔ زیرو ناٹ آؤٹ

مشتاق احمد یوسفی

پہلی بات: پرانے لوگ اکثر بچّوں سے کہتے ہیں:

پڑھوگے لکھوگے بنوگے نواب کھیلوگے کودوگے تو ہوں گے خراب

مگر اب زمانہ بدل چکا ہے۔ پڑھائی کے ساتھ کھیل بھی ضروری ہے۔ یوں تو کبڈی سے لے کر فٹ بال اور ہاکی تک ایک سے بڑھ کر ایک کھیل ہیں مگر اکثر بچّوں کو کرکٹ بہت پسند ہے۔ آپ نے کرکٹ میں سچن تنڈولکر کا نام تو سنا ہوگا جنھیں حکومتِ ہند نے 'بھارت رتن' کے خطاب سے نوازا۔ اُن کا نام دنیا بھر میں مشہور ہے۔ انھوں نے کرکٹ کے میدان میں رنوں کے ڈھیر لگا دیے تھے لیکن ذیل کے سبق 'زیرو ناٹ آؤٹ' میں مصنف نے ایک ایسے کھلاڑی کا ذکر کیا ہے جس نے ایک بھی رن نہیں بنایا پھر بھی 'ناٹ آؤٹ' رہا۔ ہے نا مزے کی بات!

جان پہچان: مشتاق احمد یوسفی ۴/اگست ۱۹۲۳ء کو جے پور میں پیدا ہوئے۔ آگرہ اور علی گڑھ میں تعلیم پائی۔ ۱۹۵۰ء میں کراچی چلے گئے اور بینک میں ملازم ہوگئے۔ ان کی کئی کتابیں شائع ہوچکی ہیں جن میں 'چراغ تلے، خاکم بدہن' وغیرہ مزاحیہ مضامین کے مجموعے ہیں جبکہ 'زرگزشت' ان کی سوانح حیات ہے۔

پروگرام کے مطابق کرکٹ میچ ٹھیک دس بجے شروع ہونا چاہیے تھا مگر امپائر کا کوٹ استری ہوکر دیر سے آیا اسی لیے چھپے ہوئے پروگرام کے بجائے ساڑھے گیارہ بجے تک کھلاڑی مؤنگ پھلی کھاتے رہے۔ پندرہ منٹ کے بعد یہ طے پایا کہ جو ٹیم ٹاس ہارے وہی بیٹنگ کرے۔ پھر کلدار روپیا کھنکا، تالیاں بجیں، رؤمال لہرائے اور مرزا کسے بندھے بیٹنگ کرنے نکلے۔ ہم نے دُعا دی، ''خدا کرے تم واپس نہ آؤ۔''

مصیبت اصل میں یہ تھی کہ مخالف ٹیم کا لمبا تڑنگا بالر (خدا جھوٹ نہ بلوائے) پورے ایک فرلانگ سے ٹہلتا ہوا آتا، یک بارگی جھٹکے کے ساتھ رُک کر کھنکارتا، پھر نہایت تیزی سے گیند پھینکتا۔ اس کے علاوہ حالانکہ وہ صرف دائیں آنکھ سے دیکھ سکتا تھا مگر گیند بائیں ہاتھ سے پھینکتا تھا۔ مرزا کا خیال تھا کہ اس بے ایمان نے یہ چکرا دینے والی صورت انتظاماً بنا رکھی ہے۔ لیکن ایک مرزا ہی نہیں، کوئی بھی یہ اندازہ نہیں کرسکتا تھا کہ وہ گیند کیسے اور کہاں پھینکے گا، بلکہ اس کی صُورت دیکھ کر کبھی کبھی تو یہ شُبہ ہوتا کہ اللہ جانے پھینکے گا بھی یا نہیں۔

مرزا کے کھیلنے کا انداز یہ تھا کہ وہ بیٹ کو پوری طاقت کے ساتھ گوپھن کی طرح گھمائے جارہے تھے۔ تین اوور اسی طرح خالی گئے اور گیند کو ایک دفعہ بھی بیٹ سے ہم کنار ہونے کا موقع نہیں ملا۔ مرزا کے مسکرانے کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ رَن نہ بننے کی بڑی وجہ بالر کی نالائقی سے زیادہ مرزا کے اپنے پینترے تھے۔ وہ اپنا وکٹ ہتھیلی پر لیے پھر رہے تھے۔ وہ کرتے یہ تھے کہ اگر گیند اپنی طرف آتی ہوتی تو صاف ٹل جاتے لیکن اگر ٹیڑھی آتی تو اس کے پیچھے بیٹ لے کر نہایت جوش و خروش سے دوڑتے۔ کپتان نے بُہتیرا اشاروں سے منع کیا مگر وہ دو دفعہ گیند کو باؤنڈری لائن تک چھوڑنے گئے۔

ایک اوور میں بالر نے گیند ایسی کھینچ ماری کہ مرزا کے سر سے ایک آواز (اور منہ سے کئی) نکلی اور ٹوپی اُڑ کر وکٹ کیپر کے قدموں پر جا پڑی۔ جب امپائر نے مرزا کو ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو وہ ایک انچ تنگ ہو چکی تھی۔

اس کے باوجود مرزا خوب جم کر کھیلے اور ایسا جم کر کھیلے کہ ان کی اپنی ٹیم کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جیسے ہی ان کا ساتھی گیند پر ہِٹ لگاتا، ویسے ہی مرزا اسے رن بنانے کی پُرزور دعوت دیتے اور جب وہ تین بٹے چار پچ طے کر لیتا تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر بلکہ ڈھکیل کر اپنے وکٹ کی جانب واپس بھیج دیتے۔ مگر اکثر یہی ہوا کہ گیند اس غریب سے پہلے وہاں پہنچ گئی اور وہ مفت میں رن آؤٹ ہو گیا۔ جب مرزا نے یکے بعد دیگرے اپنی ٹیم کے پانچ کھلاڑیوں اور کپتان کا اس طرح جلوس نکال دیا تو کپتان نے سختی سے تنبیہ کر دی کہ خبردار! اب مرزا کے علاوہ کوئی رن نہ بنائے۔

لیکن مرزا نے آخری وکٹ تک ایک بھی رن بنا کے نہیں دیا۔ اس کے باوجود ان کا اسکور اپنی ٹیم میں سب سے اچھا رہا۔ اس لیے کہ رن تو کسی اور نے بھی نہیں بنائے مگر وہ سب آؤٹ ہو گئے۔ اس کے برعکس مرزا خود کو بڑے فخر کے ساتھ 'زیرو ناٹ آؤٹ' بتاتے تھے۔

'ناٹ آؤٹ!' اور یہ بڑی بات ہے۔

Glossary معنی و اشارات

- **کل دار روپیا** – مشین سے ڈھلا ہوا سکّہ Coin
- **لمبا تڑنگا** – بہت لمبا Tall and stout
- **یک بارگی** – ایک بار میں، فوراً Immediately, all at once, without supreme effort
- **فرلانگ** – فاصلے کا ایک پیمانہ، ۶۶۰ فٹ Furlong
- **گوپھن** – پتھر پھینکنے کا رسّی سے بنا ہوا پھندا Sling
- **ہم کنار ہونا** – گلے ملنا Embrace
- **ہم کنار ہونے کا موقع نہیں ملا** – یہاں مراد ہے گیند نے بیٹ کو چھوا تک نہیں The ball did not touch the bat
- **پینترا** – داؤ پیچ Stance
- **بہتیرا** – بہت، کئی طرح سے Often
- **پاؤں اُکھڑ جانا** – ہار جانا Lose
- **یکے بعد دیگرے** – ایک کے بعد دوسرا One by one
- **تنبیہ** – تاکید Warning
- **برعکس** – اُلٹ، خلاف Contrary

Exercise مشق

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ سچن تنڈولکر کو کون سا خطاب دیا گیا؟
۲۔ مشتاق احمد یوسفی نے کہاں تعلیم پائی؟
۳۔ کرکٹ میچ وقت پر کیوں شروع نہ ہوسکا؟
۴۔ مصنّف نے مرزا کو کیا دعا دی؟
۵۔ مرزا بیٹ کو کس طرح گُھما رہے تھے؟
۶۔ ٹوپی اُڑ کر کس کے قدموں میں جا گری؟
۷۔ مرزا نے آخری وکٹ تک کتنے رن بنائے؟
۸۔ کپتان نے کیا تنبیہہ کی؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ مخالف ٹیم کا بالر گیند کیسے پھینکتا تھا؟
۲۔ رن نہ بننے کی اصل وجہ کیا تھی؟
۳۔ مرزا اپنے ساتھی کھلاڑیوں کو کیسے رن آؤٹ کرا رہے تھے؟
۴۔ مرزا زیرو ناٹ آؤٹ کو فخر کی بات کیوں سمجھتے تھے؟

○ سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

Fill in the blanks.

۱۔ جو ٹیم ٹاس .... وہی بیٹنگ کرے۔
۲۔ اُس بے ایمان نے یہ چکرا دینے والی صورت .... بنا رکھی ہے۔
۳۔ کپتان نے بہتیرا .... سے منع کیا۔
۴۔ جیسے ہی ان کا ساتھی گیند پر ....لگاتا، ویسے ہی مرزا اسے رَن بنانے کی پُر زور دعوت دیتے۔

○ وجہ بتائیے۔ Give reasons.

۱۔ مرزا کا خیال تھا کہ اس بے ایمان نے یہ چکرا دینے والی صورت انتظاماً بنا رکھی ہے۔
۲۔ گیند کو ایک دفعہ بھی بیٹ سے ہم کنار ہونے کا موقع نہیں ملا۔
۳۔ مرزا کے سر سے ایک آواز (اور منہ سے کئی) نکلی۔
۴۔ جب امپائر نے مرزا کو ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو وہ ایک انچ تنگ ہو چکی تھی۔
۵۔ کپتان نے سختی سے تنبیہہ کردی کہ خبردار! اب مرزا کے علاوہ کوئی رن نہ بنائے۔

○ 'الف' خانے کے لفظ 'ب' خانے کے کن لفظوں سے جڑتے ہیں؟ Match the following.

الف	ب
امپائر	زیرو ناٹ آؤٹ
مرزا	چکرا دینے والی صورت
کپتان	بغیر استری کا کوٹ
بالر	ٹیم کا سربراہ
	سختی سے تنبیہہ

Power of pen زورِ قلم

کسی کبڈّی میچ کا آنکھوں دیکھا حال دس سطروں میں لکھیے۔

Dialect بول چال

○ درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

Make your own sentences using the following phrases (idioms).

ہم کنار ہونا ، پاؤں اُکھڑ جانا

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

۲۶/ جنوری کو اپنے اسکول میں ہونے والے کھیل کے مقابلوں کے انتظام کے بارے میں آپس میں بات چیت کیجیے۔

۷۔ ماں

حسرتؔ جے پوری

پہلی بات: ایک مرتبہ ایک شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، ''اے اللہ کے نبیؐ! میں نے اپنی بوڑھی ماں کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر حج کے تمام ارکان ادا کروائے۔ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟'' یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا، ''جب تم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے، جو تکلیفیں اس دوران تمھاری ماں نے برداشت کی ہیں ابھی تو ان کا بھی حق ادا نہیں ہوا۔''

اس واقعے سے پتا چلا کہ ماں کے احسانات کا بدلہ ادا کرنا آسان نہیں۔ اسی لیے ہمیں اپنی والدہ کی خدمت کرنا چاہیے اور انھیں ہر طرح سے خوش رکھنا چاہیے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے، ''ماں کے قدموں تلے جنّت ہے۔'' ذیل کی نظم میں شاعر نے ماں کی عظمت کو پُراثر انداز میں بیان کیا ہے۔

جان پہچان: حسرتؔ جے پوری کا اصل نام اقبال حسین تھا۔ وہ ۱۵؍اپریل ۱۹۲۲ء کو جے پور (راجستھان) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی اور روزی کی تلاش میں ممبئی چلے آئے۔ یہاں کے فلمی اداروں میں ان کی خوب پذیرائی ہوئی۔ فلموں کے لیے انھوں نے کئی گیت لکھے۔ بہترین نغمہ نگاری کے لیے انھیں 'فلم فیئر ایوارڈ' دیا گیا۔ انھوں نے بچّوں کے لیے بھی نظمیں لکھی ہیں۔ ان کا انتقال ۱۷؍ستمبر ۱۹۹۹ء کو ہوا۔

ہر چیز مل سکے گی   پر ماں نہیں ملے گی
اِس نے جنم دیا ہے   احسان یہ کیا ہے
آرام دے کے ہم کو   دُکھ درد لے لیا ہے
دُنیا یوُں ہی بسے گی   پر ماں نہیں ملے گی
کِن مشکلوں سے پالا   کس پیار سے سنبھالا
اِس کے ہی دَم قدم سے   ہم سب کا بول بالا
اِک اِک صدی ڈھلے گی   پر ماں نہیں ملے گی
لازم ہے اِس کی خدمت   لازم ہے اِس کی عزّت
پاؤں تلے اسی کے   ہے آدمی کی جنّت
محفل ہر اِک سجے گی   پر ماں نہیں ملے گی

خلاصۂ کلام: نظم میں شاعر نے بتایا ہے کہ دنیا میں ساری چیزیں مل جاتی ہیں مگر ماں نہیں مل سکتی۔ ماں کا مرتبہ تمام چیزوں سے بلند ہے۔ اسی نے ہمیں دنیا میں لایا ہے۔ دنیا کا ہر انسان ماں کے احسان کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ ماں نے بڑی تکلیفیں اُٹھا کر ہمیں پالا پوسا اور بڑا کیا۔ خود مصیبتیں جھیلیں مگر ہمیں آرام پہنچانے میں کمی نہ کی۔ ہم ماں کے احسان کا بدلہ ادا ہی نہیں کر سکتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم ماں کا ادب واحترام کریں۔ اُن کی خدمت اور عزّت کریں کیونکہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور ہم اسے ان کی خدمت کر کے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

Glossary معنی و اشارات

دُنیا یُوں ہی بسے گی		مراد دنیا کے کاروبار یوں ہی چلتے رہیں گے World's affairs are unstoppable
دم قدم سے	-	کی وجہ سے Because of, due to
بول بالا	-	عزّت و آبرو میں ترقی، کامیابی، شہرت Success, fame
صدی	-	سو برس Century
صدی ڈھلنا	-	برسوں گزر جانا Years passed by
لازم ہے	-	ضروری ہے It is must, necessary

Exercise مشق

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ حسرتؔ جے پوری کہاں پیدا ہوئے؟

۲۔ حسرتؔ جے پوری ممبئی کیوں آئے تھے؟

۳۔ ہم پر ماں کا سب سے بڑا احسان کیا ہے؟

۴۔ ماں نے ہمیں کس طرح پالا ہے؟

۵۔ ہم پر کیا لازم ہے؟

۶۔ انسان کی جنّت کہاں ہے؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ اس نظم میں ماں کے کون سے احسانات بیان کیے گئے ہیں؟

۲۔ ماں کے قدموں تلے جنّت سے کیا مُراد ہے؟

۳۔ شاعر نے 'محفل سجنا' کسے کہا ہے؟

○ ذیل کے فقروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

Make your own sentences by using the following phrases.

دم قدم ، بول بالا ، محفل سجنا

Think carefully غور کر کے بتایئے

اس نظم میں 'دنیا یوں ہی بسے گی' اور 'اِک صدی ڈھلے گی' سے شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

○ ماں کے متعلق رشتوں کی مناسب جوڑیاں لگایئے۔

Match the following.

الف	ب
نانی	ماں کے بھائی کی بیوی
ماموں	ماں کی بہن کا شوہر
خالہ	ماں کی والدہ
ممانی	ماں کی بہن
خالو	ماں کا بھائی

Search تلاش و جستجو

ماں کی عظمت سے متعلق چند اقوال تلاش کر کے اپنی بیاض میں نقل کیجیے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity) :

○ ماں پر دس سطروں کا مضمون لکھیے۔

○ 'ماں کا خواب' (اقبالؔ) یوٹیوب پر دیکھیے۔

۸۔ چوہوں کی دعوت

رابندر ناتھ ٹیگور

پہلی بات: سماج میں استاد کا بڑا مرتبہ ہوتا ہے۔ وہ جہاں تعلیم کے دوران اپنے طلبہ کے ساتھ سختی برتتا ہے وہیں ان کے ساتھ شفقت کا برتاؤ بھی کرتا ہے۔ بچوں کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے بچے اپنے استاد سے مانوس ہو جاتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ ذیل کے سبق میں بھی استاد کی محبت اور تربیت کو بیان کیا گیا ہے۔

جان پہچان: رابندر ناتھ ٹیگور بنگلا زبان کے مشہور شاعر تھے۔ ۷رمئی ۱۸۶۱ء کو وہ کولکاتا کے جوڑا سانکو میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام دیویندر ٹھاکر تھا۔ ٹیگور کو موسیقی سے بھی لگاؤ تھا۔ انھوں نے تعلیم کو عام کرنے کے لیے 'شانتی نکیتن' میں وِشو بھارتی یونیورسٹی قائم کی تھی۔ ان کی مشہور تصنیف 'گیتا نجلی' پر انھیں 'نوبل انعام' دیا گیا تھا۔ ٹیگور نے شاعری کے علاوہ بنگلا زبان میں ڈرامے اور کہانیاں بھی لکھی ہیں۔ پوسٹ ماسٹر اور کابلی والا ان کی مشہور کہانیاں ہیں۔ ٹیگور کا انتقال ۷راگست ۱۹۴۱ء کو کولکاتا میں ہوا۔ اس کہانی کو شبیر احمد نے بنگلہ زبان سے اُردو میں منتقل کیا ہے۔

چھٹیوں کے بعد لڑکے ٹرین میں اسکول لوٹ رہے تھے۔ لڑکوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ اُن کے اسکول میں نئے ماسٹر صاحب آنے والے ہیں۔ بچے اس بات سے خوش نہیں تھے۔ ان میں ایک لڑکا 'بچکن' اُن سب کا لیڈر تھا۔ وہ غصّے سے چِلّایا، ''ہم اُس نئے ماسٹر سے ہرگز نہیں پڑھیں گے۔''

سب لڑکے ایک ساتھ چِلّائے ... ''نہیں پڑھیں گے، نہیں پڑھیں گے۔''

آرکھولا اسٹیشن سے ایک بوڑھا اُسی ڈبّے میں سوار ہوا۔ بوڑھے کے پاس ایک لپٹا ہوا بستر، ایک چھوٹا سا ٹرنک اور کچھ پوٹلیاں تھیں۔ دو تین مِٹّی کی ہانڈیاں بھی تھیں جن کے منہ پر پرانے کپڑے بندھے تھے۔ بچکن نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا، ''یہاں جگہ نہیں ہے، بُڈّھے۔ دوسرے ڈبّے میں جاؤ۔''

بوڑھے نے کہا، ''گاڑی میں بہت بھیڑ ہے۔ کہیں جگہ نہیں۔ میں یہاں اس کونے میں پڑا رہوں گا۔ تم لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔'' یہ کہہ کر بوڑھا ان کی سیٹ سے اُتر گیا اور فرش پر بستر رکھ کر بیٹھ گیا۔

بچّے ایک بار پھر نئے ماسٹر کے خلاف باتیں کرنے لگے۔

آسنسول اسٹیشن پر گاڑی ایک گھنٹا رُکنے والی تھی۔ بوڑھے نے سوچا۔ اتنی دیر میں نہا دھو لیا جائے۔ وہ ڈبّے سے اُتر کر اسٹیشن پر بنے حمام میں چلا گیا۔ جب نہا دھو کر گاڑی میں سوار ہوا تو بچکن بولا، ''بڑے میاں! اِس ڈبّے میں مت بیٹھیے۔''

''کیوں بھائی؟''

''یہاں چوہوں نے ہنگامہ مچا رکھا ہے۔''

''چوہوں نے!''

’’جی ہاں۔ دیکھیے نا، آپ کی ان ہانڈیوں کا کیا حال کر دیا ہے اُنھوں نے۔‘‘

بوڑھے نے دیکھا جس ہانڈی میں کدما تھے، وہ خالی ہو چکی ہے اور جس میں کھوے کے لڈّو تھے، اس میں ایک دانہ بھی نہیں بچا ہے۔

بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا، ’’لگتا ہے بیچارے چوہوں کو بڑی بھوک لگی تھی۔‘‘

بچکن بولا، ’’نہیں نہیں، ان کی ذات ہی ایسی ہے۔ بھوک نہ بھی لگے تب بھی کھا لیتے ہیں۔‘‘

تمام بچّے کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔ ایک لڑکا بولا، ’’اگر کچھ اور ہوتا تو وہ بھی کھا جاتے۔‘‘

بوڑھے نے کہا، ’’گاڑی میں ایک ساتھ اتنے سارے چوہے ہوں گے، اس کا مجھے علم نہ تھا۔ اگر معلوم ہوتا تو اور بھی چیزیں ساتھ لے آتا۔‘‘

جب بچّوں نے دیکھا اتنی شرارت کرنے کے باوجود بوڑھے کی پیشانی پر بَل نہیں پڑا تو وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ بردوان اسٹیشن پر گاڑی آ کر تھم گئی۔ بوڑھے نے کہا، ’’بچّو! میں اب تمھیں اور تکلیف نہیں دوں گا۔ یہیں اُتر کر ڈبّا بدل لوں گا۔‘‘ ’’نہیں نہیں، ایسا نہیں ہوسکتا۔ آپ کو ہمارے ساتھ اسی ڈبّے میں رہنا پڑے گا۔ آپ کی پوٹلی میں اگر کوئی چیز رہ گئی ہو تو ہم اس کی پہریداری کریں گے۔ اب ہم آپ کی کوئی چیز برباد ہونے نہیں دیں گے۔‘‘ بوڑھے نے مسکرا کر گردن ہلا دی۔

تھوڑی دیر میں ایک مٹھائی والا ٹھیلے پر مٹھائیاں لادے چلا آیا۔ بوڑھے نے ڈھیر ساری مٹھائی خریدی اور بچوں میں تقسیم کر دی۔ ’’اب چوہوں کی بھوک مٹ جائے گی۔‘‘ بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا۔

لڑکے خوشی سے اُچھل پڑے۔ بوڑھے اور لڑکوں میں دوستی ہو چکی تھی۔ بچکن نے پوچھا، ’’آپ کہاں جا رہے ہیں؟‘‘

بوڑھے نے کہا، ’’میں نوکری ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔ جہاں نوکری مل جائے گی، وہیں اُتر جاؤں گا۔‘‘

ایک لڑکے نے پوچھا، ’’آپ کس قسم کی نوکری کرتے ہیں؟‘‘

بوڑھے نے کہا، ’’میں اسکول ماسٹر ہوں۔ بچّوں کو پڑھاتا ہوں۔‘‘

لڑکے خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ بولے، ’’آپ ہمارے اسکول میں چلیے۔‘‘

’’تمھارے اسکول والے مجھے کیوں رکھنے لگے؟‘‘

’’انھیں رکھنا ہی ہوگا ورنہ ہم ہڑتال کر دیں گے۔‘‘

’’تم لوگوں نے تو مجھے اُلجھن میں ڈال دیا۔ خیر، اگر تمھارے اسکول والے پسند کریں گے تو میں تیار ہوں۔ چلو، میں تمھارے ساتھ ہی چلتا ہوں۔‘‘

گاڑی اسٹیشن پر آ کر رکی۔ پلیٹ فارم پر اسکول

کے سکریٹری صاحب کسی کے انتظار میں کھڑے تھے۔ بچّوں نے سوچا، یہ اچھّا موقع ہے۔ اُنھوں نے بوڑھے سے کہا، ''وہ دیکھو، ہمارے اسکول کے سکریٹری صاحب ہیں۔ ہم اُن سے تمھاری سفارش کریں گے۔'' بوڑھا مسکرایا۔

اتنے میں سکریٹری صاحب آگے بڑھے۔ انھوں نے بوڑھے کے گلے میں پھولوں کی مالا ڈالی اور بولے، ''ماسٹر صاحب! ہمارے گاؤں میں آپ کا استقبال ہے'' اور قدم چھوکر اُنھیں پرنام کیا۔

تمام بچّے حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

معنی و اشارات Glossary

ٹرنک	-	صندوق Trunk
کدما	-	بنگالی مٹھائی Bengali sweet
پوٹلی	-	چھوٹی گٹھری A small bundle
پہرے دار	-	چوکی دار Security guard
سفارش	-	کسی کے حق میں کلمۂ خیر Recommendation
پرنام کرنا	-	آداب کرنا To salute

Exercise مشق

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

ا۔ بچکن کون تھا؟
۲۔ بوڑھا کون سے اسٹیشن سے سوار ہوا؟
۳۔ بوڑھا سیٹ سے اُتر کر کہاں بیٹھا؟
۴۔ بچّے کس کے خلاف باتیں کر رہے تھے؟
۵۔ لڑکے خوشی سے تالیاں کیوں بجانے لگے؟
٦۔ ماسٹر صاحب کو کس نے پرنام کیا؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

ا۔ بوڑھے کے پاس کیا سامان تھا؟
۲۔ بچّوں کی شرارت کے باوجود بوڑھے کا برتاؤ کیسا تھا؟
۳۔ بوڑھا نہا دھوکر آیا تو اس نے کیا دیکھا؟
۴۔ لڑکے بوڑھے کے دوست کیوں بن گئے؟

غور کرکے بتائیے Think carefully

ا۔ بوڑھے نے ڈبّا بدلنا چاہا تو لڑکوں نے منع کیا۔
۲۔ بوڑھے نے مسکرا کر گردن ہلا دی۔
۳۔ تمام بچّے حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity) :

ا۔ اپنی یا اپنے کسی دوست/سہیلی کی شرارت کا واقعہ دلچسپ انداز میں لکھیے۔
۲۔ اس سبق میں ایک بنگالی مٹھائی 'کدما' کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ پانچ مٹھائیوں کے نام لکھیے۔
۳۔ آپ کو اپنے استاد کی جو خوبیاں پسند ہوں انھیں اپنی بیاض میں لکھیے۔

آیئے زبان سیکھیں (Learning Language)

قواعد Grammar

ان جملوں کوغور سے پڑھیے :

۱۔ حضورؐ ایک اونٹنی پر سوار تھے۔

۲ آپؐ نے فرمایا، ''میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ وہ جس مکان کے سامنے رُک جائے گی، میں وہیں قیام کروں گا۔

ان جملوں میں لفظ 'اونٹنی' دو بار آیا ہے۔ تیسری مرتبہ بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ اونٹنی جس مکان کے سامنے رک جائے گی۔ لیکن اس جملے میں 'اونٹنی' کی بجائے لفظ 'وہ' استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح 'حضورؐ نے فرمایا، ''میں وہیں قیام کروں گا۔''

اس جملے میں لفظ 'میں' آپؐ نے اپنے لیے کہا ہے۔

اونٹنی اسم ہے/ حضور اسم ہے۔ اسم کی تکرار نہ ہو اس لیے ان کی بجائے کچھ اور الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو **'ضمیر'** (pronoun) کہتے ہیں۔ 'وہ/ میں' ضمیریں ہیں۔ ان کے علاوہ 'تو، تم، ہم، آپ، ان' وغیرہ الفاظ بھی اسم کی جگہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی ضمیریں ہیں۔ انھیں **'ضمیر شخصی'** (personal pronoun) کہتے ہیں۔

پڑھے گئے اسباق میں سے ضمیر والے جملے تلاش کر کے لکھیے اور ضمیروں کو نشان زد کیجیے۔

☆☆☆

ضمیرِ شخصی/ ذاتی Personal Pronoun

آپ پڑھ چکے ہیں کہ 'تو، تم، میں، ہم، وہ، آپ' جیسے الفاظ اسم کی جگہ استعمال کیے جاتے ہیں اور انھیں **'ضمیر شخصی'** (Personal Pronoun) کہتے ہیں۔

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

۱۔ مَیں اسے پڑھاؤں گا۔

۲۔ ہم اس نئے ماسٹر سے ہرگز نہیں پڑھیں گے۔

یہاں پہلے جملے میں کسی ایک شخص نے اپنے لیے کہا ہے کہ 'میں اسے پڑھاؤں گا۔'

دوسرے جملے میں لڑکے بھی اپنے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ 'ہم نئے ماسٹر سے نہیں پڑھیں گے۔'

ان جملوں میں 'مَیں - ہم' کی ضمیریں جو 'ایک شخص' اور 'ایک سے زیادہ شخص' نے اپنے لیے استعمال کی ہیں، انھیں **'ضمیر متکلّم'** (First Person Pronoun) کہتے ہیں۔

ضمیر کی قسمیں Types of Pronoun

ذیل کے جملوں کو پڑھ کر غور کیجیے۔

۱۔ تو ایسا خدمت گار ہے جو کبھی تھکتا نہیں۔

۲۔ تم لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

۳۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟

ان جملوں میں 'تو، تم، آپ' کی ضمیریں آئی ہیں۔ پہلے جملے میں 'تو' ایک مشینی آدمی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ 'تم' لڑکوں سے کہا گیا ہے۔ 'آپ' ماسٹر صاحب سے کہا گیا ہے۔

'تو، تم، آپ' کے الفاظ ایک یا زیادہ لوگوں سے بات کرتے وقت استعمال کیے جاتے ہیں۔ انھیں **'ضمیر مخاطب'** (Second Person Pronoun) کہتے ہیں۔

ذیل کے جملوں کو پڑھیے۔

وہ گیند کیسے اور کہاں پھینکے گا؟

وہ دو دفعہ باؤنڈری لائن تک گئے۔

ان جملوں میں لفظ 'وہ' ضمیر ہے اور پہلے جملے میں ایک شخص کے لیے اور دوسرے جملے میں زیادہ لوگوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے وہ سامنے/ قریب نہیں، دور یا غائب ہے اس لیے ضمیر 'وہ' کو **'ضمیر غائب'** (Third Person Pronoun) کہتے ہیں۔

۹۔ میرا پیارا وطن

سیماب اکبرآبادی

پہلی بات : ہر انسان کو اپنا وطن عزیز ہوتا ہے۔ اسے اپنے وطن سے محبت ہوتی ہے اس لیے وہ اپنے وطن کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ اسے اپنے ہم وطنوں سے بھی محبت ہوتی ہے۔ وطن کی ہر چیز سے اسے پیار ہوتا ہے۔ ذیل کی نظم میں بھی شاعر نے اپنے وطن کی خوب تعریف کی ہے۔

جان پہچان : سیماب اکبرآبادی کا اصل نام شیخ عاشق حسین صدیقی تھا۔ وہ ۵/جون ۱۸۸۲ء کو اکبرآباد (آگرہ) میں پیدا ہوئے۔ ان کی کئی کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ 'کلیمِ عجم'، 'کارِامروز' اور 'ساز و آہنگ' ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ انھوں نے اپنی زندگی میں کئی اخبار اور رسالے بھی شائع کیے جن میں 'شاعر' آج بھی جاری ہے۔ ۳۱/جنوری ۱۹۵۱ء کو ان کا انتقال ہوا۔

ہند میرا وطن
میرا پیارا وطن

میری عزّت ہے یہ میری دولت ہے یہ
میری عظمت ہے یہ میری جنّت ہے یہ
ہند میرا وطن
میرا پیارا وطن

اس کے دریا بڑے تازگی سے بھرے
باغ پھولے پھلے لہلہاتے ہوئے
ہند میرا وطن
میرا پیارا وطن

اس کے چشمے جواں اس میں نہریں رواں
جنگل اور وادیاں اس سے اچّھی کہاں
ہند میرا وطن
میرا پیارا وطن

یہ وطن ہے مرا میں ہوں اس پر فِدا
اس پہ رکھے خدا اپنی رحمت سدا
ہند میرا وطن
میرا پیارا وطن

خلاصۂ کلام : شاعر کہہ رہا ہے کہ میرے وطن میں اونچے اونچے پہاڑ ہیں، بل کھاتے دریا ہیں، سبزہ زار اور لہلہاتے کھیت ہیں، باغوں میں طرح طرح کے پھول کھلے ہیں۔ چشمے اور نہریں رواں ہیں۔ میرا وطن جنّت ہے۔ میری عزّت، دولت اور عظمت میرا وطن ہندوستان ہے۔ وطن پر ہمیشہ اللہ کی رحمت رہے۔

معنی و اشارات Glossary

عظمت	-	بڑائی، بزرگی، شان وشوکت Greatness, magnificence
فِدا ہونا	-	بہت محبت کرنا Love
رحمت	-	کرم، مہربانی Mercy
سدا	-	ہمیشہ Always

مشق Exercise

○ **ایک جملے میں جواب لکھیے۔**

Answer in one sentence.

۱۔ شاعر کس کو اپنا وطن کہہ رہا ہے؟

۲۔ شاعر نے اپنے وطن کو کون سے چار لفظوں میں یاد کیا ہے؟

۳۔ ہندوستان کے دریا کیسے ہیں؟

۴۔ شاعر نے باغوں کے بارے میں کیا کہا ہے؟

۵۔ ’’اس کے چشمے جواں‘‘ سے کیا مراد ہے؟

۶۔ اپنے وطن کے لیے شاعر کیا دعا کر رہا ہے؟

○ **تشریح کیجیے۔ Explain the couplet.**

اس کے دریا بڑے تازگی سے بھرے
باغ پھولے پھلے لہلہاتے ہوئے
ہند میرا وطن
میرا پیارا وطن

○ **ان لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔**

Make your own sentences by using the following words.

عزّت ، دولت ، عظمت ، جنّت ، رحمت

○ **اس نظم کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔**

Explain the poem in your own words.

نظم خوانی (Poem Reading)

کوئی وطنی نظم تلاش کر کے اسے اپنے ساتھیوں کو جماعت میں سنائیے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity) :

۱۔ ’میرا وطن‘ عنوان پر دس جملوں کا مضمون لکھیے۔

۲۔ اپنی ریاست مہاراشٹر کے محفوظ جنگلوں کے نام لکھیے اور بتائیے کہ یہ کن جانوروں کے لیے مشہور ہیں۔

۱۰۔ نوشیرواں کا انصاف

عطیہ پروین

پہلی بات: ہماری زبان میں ایک بات مشہور ہے، ''فلاں بادشاہ کے زمانے میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بادشاہ بہت انصاف پسند تھا۔ جس بادشاہ کی حکومت میں رعایا خوش حال ہو اور لوگ امن وسکون سے رہتے ہوں اسے انصاف پسند بادشاہ کہتے ہیں۔ ایران میں ایک ایسا ہی بادشاہ ہو گزرا ہے جس کا نام نوشیرواں تھا۔ اُس کے عدل و انصاف کے کئی قصے مشہور ہیں اس لیے وہ تاریخ میں 'نوشیرواں عادل' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ذیل کے سبق میں اُس کے انصاف کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

جان پہچان: اُردو کی مشہور ادیبہ عطیہ پروین کا اصل نام سیّدہ امت زہرا ہے۔ ان کے کئی ناول، افسانے اور ناولٹ برصغیر ہند و پاک کے اہم رسالوں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ بچّوں کے لیے بھی انھوں نے کئی کہانیاں لکھی ہیں۔

نوشیرواں عادل ایران کا ایک مشہور بادشاہ گزرا ہے۔ وہ بہت انصاف پسند اور رحم دل تھا۔ ایک بار بادشاہ شکار کھیلنے نکلا۔ پرانے زمانے میں بادشاہ جب شکار کو جاتے تھے تو بڑی دھوم دھام ہوتی تھی۔ وزیر، مشیر، محافظ، سپاہی، باورچی اور دوسرے ملازم ساتھ ہوتے۔ گھوڑے، ہاتھی، خیمے.... ان سب کی وجہ سے جنگل میں ایک شہر بس جاتا تھا۔ نوشیرواں کے ساتھ بھی یہ سب سامان تھا۔ دن بھر شکار ہوتا، رات کو آرام کرتے، طرح طرح کے کھانے پکتے اور بھی دوسری چھوٹی موٹی تفریحات ہوتیں۔ سب کا دل بہلا رہتا۔ ایک دفعہ نوشیرواں نے شاہی باورچی خانے کی دیکھ بھال کرنے والے افسر سے فرمائش کی، ''ہرن کے بہترین کباب آج دسترخوان پر ہونے چاہئیں۔''

داروغہ نے سر جھکا کر کہا، ''جو حکم سرکار۔''

کباب بنانے کا انتظام کیا جانے لگا مگر ایک عجیب بات ہوئی۔ باورچی ڈرتا ڈرتا افسر کے پاس آیا اور دھیرے سے بولا، ''حضور! جان کی امان پاؤں تو ایک بات عرض کروں۔''

افسر نے اپنی موٹی موٹی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے کہا، ''اجازت ہے!''

باورچی ہاتھ جوڑ کر بولا، ''حضور! نمک تو ہم اپنے ساتھ خوب لائے تھے مگر پتا نہیں کیسے وہ ختم ہو گیا۔ اب اس جنگل میں کیا انتظام ہو؟ بغیر نمک کے کباب تو کیا، کوئی بھی کھانا نہیں پک سکتا۔''

مارے غصّے کے افسر کا بُرا حال ہو گیا۔ اس نے باورچی کو دو چار بید جھاڑ دیے۔ باورچی رونے لگا۔ اس کے رونے کی آواز بادشاہ نے سنی تو پوچھا، ''یہ کون رو رہا ہے؟ پوچھو اُسے کیا تکلیف ہے؟''

لوگوں نے بتایا، ''جہاں پناہ! شاہی باورچی رو رہا ہے۔''

''کیوں رو رہا ہے؟ کیا وہ بیمار ہے یا وہ واپس جانا چاہتا ہے؟'' بادشاہ نے پوچھا۔

بتایا گیا، ''سرکارِ عالی! نہ وہ بیمار ہے نہ واپس جانا چاہتا ہے بلکہ اس کو باورچیوں کے افسر نے مارا ہے۔''

نوشیرواں نے غصّے کے ساتھ کہا، ''کیوں مارا ہے؟ کیا اس نے کوئی غلطی کی تھی۔ اگر کوئی غلطی بھی کی تھی تو صرف ڈانٹ دیا ہوتا۔''

وزیر نے عرض کی، ''حضوُر! باورچی سے یہ غلطی ہوئی کہ اس نے باورچی خانے کا سب نمک ختم کر دیا اور اب کباب بنانے کے لیے نمک نہیں ہے۔''

نوشیرواں نے کہا، ''ہاں، غلطی اور لاپرواہی اس نے ضروُر کی ہے لیکن اس بات کا بھی خیال رکھو کہ رات بہت زوردار بارش ہوئی تھی۔ خیموں میں پانی آ گیا ہوگا۔ ہوسکتا ہے نمک پِگھل کر بہہ گیا ہو۔ افسر کو اسے اتنی سخت سزا نہیں دینا چاہیے تھی۔ آس پاس کوئی بستی ہو تو وہاں سے نمک لے آؤ۔''

لوگ بھاگے دوڑے اور پتا لگا لیا کہ قریب ہی ایک گاؤں ہے۔ وہاں سے نمک مل جائے گا۔ جب ملازم نمک لینے کے لیے جانے لگے تو بادشاہ نے تاکید کی، ''دیکھو! نمک مُفت میں نہ لانا بلکہ جو بھی قیمت مانگی جائے ادا کر دینا۔''

وزیر نے کہا، ''حضور! ایک ذرا سے نمک کے لیے قیمت کیسی؟ سب آپ ہی کے نمک خوار ہیں!''

بادشاہ نے سختی کے ساتھ کہا، ''نہیں، ایسا نہ ہونا چاہیے۔ آج تم لوگ چٹکی بھر نمک لاؤ گے، کل کوئی ضرورت ہوگی تو مٹھی بھر لاؤ گے۔ پھر آگے دامن بھر کے لاؤ گے۔ یہ ایک روایت بن جائے گی؛ بادشاہ کے لیے نمک جا رہا ہے، قیمت کا کیا سوال اور غریب لوگ اس طرح تم لوگوں کے ہاتھوں لٹ جائیں گے۔ خبردار! نمک مفت میں نہ لانا۔''

بادشاہ کے حکم کو کون ٹال سکتا تھا۔ نمک آیا مگر قیمت ادا کر کے۔ یہ تھا نوشیرواں کا انصاف!

معنی واشارات Glossary

انصاف پسند	-	انصاف کرنے والا Justice loving
مشیر	-	مشورے دینے والا Advisor
محافظ	-	حفاظت کرنے والا Guard
باورچی	-	کھانا بنانے والا Cook
تفریحات	-	تفریح کی جمع، دل بہلانا Entertainment
جان کی امان پاؤں		اگر آپ میری جان نہ لیں تو Beg for one's life, I beg your pardon
بید	-	چھڑی Cane
جھاڑ دینا	-	مار دینا Beat
سرکارِ عالی	-	کلمۂ تخاطب His Majesty بادشاہ کو مخاطب کرنے کے لیے احتراماً کہا جانے والا مرکب لفظ
نمک خوار	-	وفادار Loyal
چٹکی بھر	-	تھوڑا سا A pinch, a little
تاکید	-	ہدایت Instruction
روایت	-	طریقہ Tradition
مونچھوں پر تاؤ دینا		اکڑنا To be proud

مشق Exercise

ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

۱۔ نوشیرواں کس ملک کا بادشاہ تھا؟

۲۔ نوشیرواں نے باورچی خانے کے افسر سے کیا فرمائش کی؟

۳۔ افسر نے باورچی کو کیوں مارا؟

۴۔ نوشیرواں کو یہ اندیشہ کیوں ہوا کہ نمک پگھل کر بہہ گیا ہوگا؟

۵۔ نوشیرواں کیسا بادشاہ تھا؟

مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ بادشاہ شکار کو نکلا تو اس کے ساتھ کون کون تھا؟

۲۔ باورچی نے ہاتھ جوڑ کر کیا کہا؟

۳۔ نمک ختم ہونے کی بات سن کر افسر پر کیا اثر ہوا؟

۴۔ باورچی کے رونے کی آواز سن کر بادشاہ نے کیا کہا؟

۵۔ کس بات سے پتا چلتا ہے کہ نوشیرواں انصاف پسند تھا؟

کس نے کس سے کہا؟
Who said to whom?

۱۔ "ہرن کے بہترین کباب آج دسترخوان پر ہونا چاہیے۔"

۲۔ "حضور! جان کی امان پاؤں تو ایک بات عرض کروں۔"

۳۔ "یہ کون رو رہا ہے؟ پوچھو اُسے کیا تکلیف ہے؟"

۴۔ "دیکھو، نمک مفت میں نہ لانا بلکہ جو بھی قیمت مانگی جائے ادا کر دینا۔"

۵۔ "حضور! ایک ذرا سے نمک کے لیے قیمت کیسی؟ سب آپ ہی کے نمک خوار ہیں!"

زورِ قلم

اس سبق کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity) :

اپنی جماعت میں اس کہانی کو ڈرامے کی صورت میں پیش کیجیے۔

آیئے زبان سیکھیں (Learning Language)

قواعد Grammar

صفت Adjective

آپ جانتے ہیں کہ اسم کی خاصیت کو صفت کہتے ہیں جیسے اقبال بہت ذہین تھے۔

اس جملے میں 'ذہین' اقبال کی صفت ہے۔ اب ذیل کے جملے پڑھیے۔

اقبالؔ ہمارے قومی شاعر تھے۔ وہ ایک کشمیری خاندان میں پیدا ہوئے۔

ان جملوں میں شاعر اسم اور قومی صفت ہے یعنی شاعر کا قوم سے تعلق ہے۔

خاندان اسم اور کشمیری صفت ہے یعنی خاندان کا کشمیر سے تعلق ہے۔

ایسی صفت جس سے اسم کا کسی سے تعلق معلوم ہو اسے **'صفتِ نسبتی'** **(Relative adjective)** کہتے ہیں۔

بتایئے ذیل کے جملوں میں کون سے الفاظ صفتِ نسبتی ہیں:

۱۔ ہندوستانی رہنماؤں نے اپنے ملک کو آزاد کرایا۔ ۲۔ اقبال نے دینی تعلیم حاصل کی۔

ذیل کے جملوں میں صفت پر غور کیجیے۔

۱۔ چند روز بعد اقبال کے والد سے ملاقات ہوئی۔ ۲۔ یہ اُنیسویں صدی کے آخری برسوں کا واقعہ ہے۔

یہاں خط کشیدہ الفاظ 'چند/ آخری' سے کوئی خاص تعداد نہیں معلوم ہوتی۔ اسم (روز/ برسوں) کے ساتھ آنے سے یہ الفاظ صفت ہیں۔ وہ صفت جس سے اسم کی خاص مقدار معلوم نہ ہو، اسے **'صفتِ مقداری'** **(Quantitative adjective)** کہتے ہیں۔ دوسری مثالیں: کچھ، بعض، بہت، وغیرہ۔

ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

۱۔ میچ ٹھیک دس بجے شروع ہونا چاہیے تھا۔

۲۔ تین اوور اسی طرح خالی گئے۔

۳۔ ایک بھی رن بنا کے نہیں دیا۔

ان جملوں میں دس، تین، ایک کے الفاظ وقت/ اوور/ رن کی صفت ہیں۔ وہ صفت جس سے اسم کی خاص تعداد معلوم ہو جائے، اسے **'صفتِ عددی'** **(Numerical adjective)** کہتے ہیں۔

ان جملوں میں صفت عددی بتایئے:

۱۔ پندرہ منٹ کے بعد طے ہوا کہ جو ٹیم ٹاس ہارے وہی بیٹنگ کرے۔

۲۔ وہ پورے ایک فرلانگ سے ٹہلتا ہوا آتا۔

۳۔ دو دفعہ گیند کو باؤنڈری لائن تک چھوڑنے گئے۔

۱۱۔ مشینی آدمی

ظفرؔ گورکھپوری

پہلی بات: کھیلنے کودنے کے بعد جب آپ کے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں تو آپ کی امّی میلے کپڑوں کو واشنگ مشین میں ڈالتی ہیں اور آپ کے کپڑے دُھل جاتے ہیں۔ واشنگ مشین سائنس کی ایجاد ہے۔ سائنس نے انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے نئی نئی چیزیں ایجاد کی ہیں۔ ان چیزوں کے استعمال سے کم محنت میں آدمی بہت سے کام کرسکتا ہے۔ اسی طرح سائنس دانوں نے لوہے کا ایسا آدمی بنایا ہے جسے مشینی آدمی یا روبوٹ کہتے ہیں۔ شاعر نے 'مشینی آدمی' میں بتایا ہے کہ روبوٹ آپ کے کون کون سے کام انجام دے سکتا ہے۔

جان پہچان: ظفرؔ گورکھپوری کا اصل نام ظفر الدین ہے۔ وہ ۵ مئی ۱۹۳۵ء کو بیدولی بابو ضلع گورکھپور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت ممبئی میں ہوئی اور یہیں معلم کے طور پر ممبئی میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ تعلیم میں ملازمت کرنے کے بعد وظیفہ یاب ہوئے۔ ان کی شاعری کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں بڑوں کے لیے 'تیشہ'، 'وادیِ سنگ'، 'گوکھرو کے پھول' اور بچوں کے لیے 'ناچ ری گڑیا' (نظمیں) اور 'سچائیاں' (کہانیاں) شامل ہیں۔

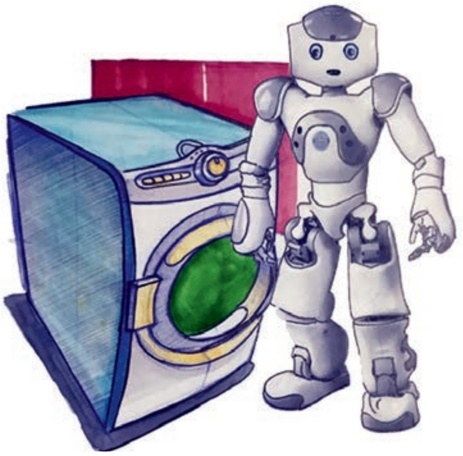

ذہن بجلی کا ، بدن لوہے کا ، کیا پیکر ہے تو
کون جانے دیو ہے ، جن ہے کہ جادوگر ہے تو
تو نے پایا ہے دماغ ایسا ، نہیں جس کی مثال
بات کوئی سن لے اور پھر بھول جائے ، کیا مجال
آدمی کے حکم پر آٹھوں پہر تیار ہے
جو کبھی تھکتا نہیں ، تو ایسا خدمت گار ہے

تجربہ گاہوں میں ہے، صنعت گھروں میں ہے کہیں — تو دکانوں میں کہیں ہے ، دفتروں میں ہے کہیں
تو نرالا ہے ، نرالے تیرے سارے کام کاج — وقت سے پہلے بتا دیتا ہے موسم کا مزاج
دیکھ کے حیران ہوں میں تیرے اوصاف و کمال — اے مشینی آدمی تجھ سے ہے لیکن اک سوال

کیا ترے سینے میں دل جیسی کوئی نعمت بھی ہے
تیرے دامن میں کہیں احساس کی دولت بھی ہے

خلاصۂ کلام: مشینی آدمی سائنس دانوں کی ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ وہ کسی جن یا جادوگر کی طرح پلک جھپکتے آپ کے سارے کام کرسکتا ہے۔ وہ کبھی تھکتا نہیں۔ دفتروں، کارخانوں اور دکانوں میں وہ ہر جگہ ہر کام کرسکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ انسانوں کی طرح سوچ بھی سکتا ہے مگر کسی کے درد کو محسوس نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے سینے میں دل نہیں ہے۔

معنی واشارات Glossary

مشینی آدمی	روبوٹ (فولادی)	Robot
پیکر	شکل وصورت	Appearance
کیا مجال	مرادناممکن	Not possible
آٹھوں پہر	دن رات، ہر گھڑی	Every time
خدمت گار	خدمت کرنے والا	Servant
تجربہ گاہ	جانچ کی جگہ	Laboratory
صنعت گھر	کارخانہ	Industry
دفتر	آفس	Office
نعمت	اہم چیز	Important thing

مشق Exercise

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ مشینی آدمی کا ذہن اور بدن کس قسم کا ہے؟

۲۔ دیو، جن اور جادوگر کس کو کہا جا رہا ہے؟

۳۔ مشینی آدمی کے دماغ کو بے مثال کیوں کہا گیا ہے؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ اس نظم میں مشینی آدمی کی کن خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲۔ شاعر کس بات پر حیران ہے؟

وسعت میرے بیان کی
Expansion of ideas

○ درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

Explain the following couplet.

کیا ترے سینے میں دل جیسی کوئی نعمت بھی ہے
تیرے دامن میں کہیں احساس کی دولت بھی ہے

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

۱۔ ان اچھے کاموں کی فہرست بنائیے جو آپ انجام دے سکتے ہیں۔

۲۔ مختلف قسم کے روبوٹ کی تصویریں جمع کرکے اپنی بیاض میں چسپاں کیجیے۔

۳۔ کارڈ شیٹ کی مدد سے روبوٹ بنائیے۔

آیئے زبان سیکھیں (Learning Language)

قواعد Grammar

سوالیہ علامت اور فجائیہ علامت
(Question mark and Exclamation mark)

یہ جملہ پڑھیے : کتنے مقدمے پیش ہوں گے؟

اس جملے میں سوال پوچھا گیا ہے۔ سوال ظاہر کرنے کے لیے جملے کے آخر میں '؟' علامت لگاتے ہیں۔ اسے 'سوالیہ نشان' (Question mark) کہتے ہیں۔

اسی طرح تعجّب، حیرت، افسوس اور خوشی ظاہر کرنے کے لیے جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں ان کے آگے علامت '!' کا استعمال ہوتا ہے۔ اسے 'فجائیہ نشان' (Exclamation mark) کہتے ہیں مثلاً ہائے!، ارے!، واہ وا!

اگر پورے جملے سے حیرت کا اظہار ہو تو جملے کے آخر میں یہ نشان لگاتے ہیں جیسے

۱۔ ارے!

۲۔ ارے، تم ابھی تک سو رہے ہو!

۳۔ اوہو!

۴۔ اوہو، اتنا چھوٹا بچّہ اور اتنی اُونچی چھلانگ!

۵۔ ہائے!

۶۔ ہائے، میری کتاب کیچڑ میں گر گئی!

۱۲۔ شرمیلی نازیہ

اِدارہ

پہلی بات : ہمارے اسکولوں میں مختلف موقعوں پر تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ ان میں یومِ جمہوریہ، یومِ آزادی اور خاص کر سالانہ جلسے کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ان تہذیبی پروگراموں کے ذریعے طلبہ کی اندرونی صلاحیتوں کو اُبھارا جاتا ہے لیکن ہر اسکول میں چند بچّے ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان پروگراموں میں حصّہ لینے سے ہچکچاتے ہیں۔ ایسی صورت میں شفیق استاد اپنی کوششوں سے ایسے بچّوں کو بھی پروگرام میں شریک کرا سکتا ہے۔

ذیل کے سبق میں ایک معلّمہ شرمیلی نازیہ کو پروگرام میں شریک ہونے کے لیے کیسے آمادہ کرتی ہے، اس کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

اسکول میں سالانہ جشن کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ بچّے بڑے جوش و خروش سے مختلف پروگراموں میں حصّہ لے رہے تھے۔ کوئی ترنّم سے نظم سنانے کی تیاری کر رہا تھا، کوئی تقریر یاد کر رہا تھا۔ بعض بچّے لطیفہ گوئی کے مُقابلے میں حصّہ لے رہے تھے۔ چند بچّوں نے مل کر ایک ڈراما بھی تیار کر لیا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ شام کو ایک جُلوس نکلنے والا تھا جس میں اسکول کے تمام بچّے یونیفارم پہنے شریک ہونے والے تھے۔ اس جلوس میں ایک جھانکی بھی پیش کی جانے والی تھی۔ یہ ایک نئی چیز تھی۔ اس میں حصّہ لینے والے بچّے بہت خوش تھے۔ جھانکی کی تیاری زرینہ ٹیچر کے ذمّے تھی۔

زرینہ ٹیچر نے کلاس کے بچّوں کو بتایا کہ اس جھانکی میں بچّے الگ الگ لباس اور میک اَپ میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کی نمائندگی کریں گے۔ بچّے جوش میں چِلّانے لگے۔

حامد بولا، ’’میں مراٹھا مانُس بنوں گا۔‘‘

سیف بولا، ’’میں مدراسی بنوں گا۔‘‘

رضیہ بولی، ’’میں گجراتن بنوں گی۔‘‘

صفیہ نے کہا، ’’میں مچھیرن بنوں گی۔‘‘

بچّوں کا یہ جوش دیکھ کر زرینہ ٹیچر بہت خوش ہوئیں۔ انھوں نے دیکھا کہ ہر بچّہ کچھ نہ کچھ بننے کی بات کر رہا ہے مگر نازیہ ایک کونے میں چپ چاپ بیٹھی سب کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی۔ نازیہ ایک شرمیلی لڑکی تھی۔ وہ اسٹیج پر جانے سے گھبراتی تھی۔ کلاس میں بھی وہ زیادہ تر خاموش ہی رہتی۔ ٹیچر نے نازیہ کو اپنے پاس بُلایا اور پوچھا، ’’نازیہ! تم کیا بنو گی؟‘‘

نازیہ نے شرماتے ہوئے کہا، ’’میں کچھ نہیں بنوں گی۔‘‘

’’کیوں؟‘‘ ٹیچر نے پوچھا۔

’’مجھے شرم آتی ہے۔ میں اسٹیج پر آؤں گی تو لوگ میری طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ میں اُنھیں دیکھ کر گھبرا جاؤں گی۔‘‘

زرینہ ٹیچر نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور کہا، ''اچھا....اگر میں تمھیں ایک ایسا کام دوں جس میں تمھیں کوئی نہ دیکھ سکے اور تم سب کو دیکھ سکو تب تو تمھیں لوگوں سے ڈر نہیں لگے گا نا....؟''

نازیہ نے حیرت سے ٹیچر کی طرف دیکھا اور کہا، ''کون سا کام؟''

''میں تمھیں بعد میں بتاؤں گی۔'' ٹیچر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آخر جلسے کا دن آ گیا۔ بچّوں کا ایک بڑا جلوس نکالا گیا۔ تمام بچوں کے چہرے اسکول یونیفارم میں پھولوں کی طرح کھلے ہوئے تھے۔ جلوس کے درمیان ایک لاری بھی دھیرے دھیرے رینگ رہی تھی۔ لاری کو پھولوں اور غبّاروں سے سجایا گیا تھا۔ لاری پر ایک بڑا سا لکڑی کا چبوترا بنا تھا جس پر بچّے مختلف لباس اور میک اَپ میں بیٹھے تھے۔ بعض بچے کھڑے تھے۔ کوئی بچّہ مدراسیوں کی طرح دھوتی میں نظر آ رہا تھا۔ کوئی لڑکی مراٹھی عورت کی طرح نو گز کی ساڑی پہنے، بالوں کا بڑا سا جوڑا باندھے، ماتھے پر بِندیا لگائے بیٹھی تھی۔ کوئی بچّہ شیروانی، پاجامہ اور ٹوپی میں مولوی بنا ہوا تھا۔ کوئی پنڈت کی طرح صرف دھوتی باندھے ماتھے پر تلک لگائے کھڑا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ جھانکی کیا تھی ہندوستان کی ملی جلی تہذیب پیش کر رہی تھی۔

ایک بچّہ بھالو کا لباس پہنے، ہاتھ میں ایک ڈبّا لیے لاری کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ ڈبّے میں لوگ پیسے ڈال رہے تھے۔ یہ معذور بچوں کی امداد کے لیے چندہ تھا۔ بچّوں نے دیکھا کہ اُن میں کہیں بھی نازیہ نظر نہیں آ رہی تھی۔

جلوس کے بعد جلسہ ہوا۔ جلسے میں بچوں کو انعامات تقسیم کیے جانے تھے۔ جلسے کے آخر میں شہر کے میئر صاحب نے کہا، ''اس جھانکی میں سب سے بڑا کام اُس بھالو نے کیا ہے جو معذور بچّوں کے لیے پیسے جمع کر رہا تھا۔ میں اُس بچّے کو انعام دینا چاہتا ہوں۔''

بھالو کو اسٹیج پر بلایا گیا۔ میئر صاحب نے اُس کا مکھوٹا اُتارا۔

تمام بچّے چیخ پڑے، ''ارے یہ تو نازیہ ہے!''

میئر صاحب نے نازیہ کو سونے کا تمغہ انعام دیا۔

سب بچّوں نے نعرہ لگایا، ''نازیہ زندہ باد!''

نازیہ نے ہاتھ ہلا کر سب کا شکریہ ادا کیا۔

جلسے کے بعد نازیہ کی سہیلیوں نے پُوچھا، ''تم تو اسٹیج پر ذرا بھی نہیں شرمائیں۔ لوگ تمھاری طرف دیکھ رہے تھے۔ کیا تمھیں گھبراہٹ نہیں ہو رہی تھی؟''

نازیہ نے مسکرا کر کہا، ''بالکل نہیں۔ مجھے تو خوشی ہو رہی تھی۔ اب میں اسٹیج پر آنے کے لیے کبھی نہیں گھبراؤں گی۔''

معنی و اشارات Glossary

لطیفہ گوئی	-	لطیفے سنانا Cracking jokes
جھانکی	-	نظارہ، نمائش Carnival
تہذیب	-	رہن سہن Culture
معذوُر	-	کسی کام کو کرنے کے لیے ذہنی یا جسمانی طور پر قابل نہ ہونا Disable
ٹکر ٹکر	-	بے بسی سے Staring
نمائندگی	-	کسی علاقے یا جماعت کی طرف سے حاضر رہنا Representation
میئر	-	بلدیہ کا صدر Mayor
مکھوٹا	-	نقلی چہرہ Mask

مشق Exercise

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

۱۔ اسکول میں کس چیز کی تیاریاں ہو رہی تھیں؟

۲۔ جھانکی میں مراٹھا مانُس کون بننا چاہتا تھا؟

۳۔ نازیہ کیسی لڑکی تھی؟

۴۔ لاری کو کس طرح سجایا گیا تھا؟

۵۔ جلوس میں چندہ کس لیے جمع کیا گیا؟

۶۔ جلوس میں بھالو کیا کام کر رہا تھا؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ بچّوں نے سالانہ جلسے کی تیاری کس طرح کی؟

۲۔ جھانکی میں کس چیز کی نمائندگی کی گئی؟

۳۔ نازیہ اسٹیج پر کیوں نہیں آنا چاہتی تھی؟

۴۔ جھانکی میں بچوں نے کون کون سے کردار ادا کیے؟

۵۔ جلسے کے آخر میں شہر کے میئر نے کیا کہا؟

○ قوس میں دیے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔
Fill in the blanks using appropriate word from the brackets.

۱۔ جلسے کی تیاری .... ٹیچر نے کروائی۔ (رضیہ / زرینہ)

۲۔ نازیہ ایک کونے میں چپ چاپ بیٹھی سب کو .... دیکھ رہی تھی۔ (گھور گھور کر / ٹکر ٹکر)

۳۔ تمام بچّوں کے چہرے .... میں پھولوں کی طرح کھلے ہوئے تھے۔ (یونیفارم / کپڑوں)

۴۔ کوئی بچّہ شیروانی، پاجامہ اور .... میں مولوی بنا ہوا تھا۔ (پگڑی / ٹوپی)

۵۔ ڈبّے میں لوگ .... ڈال رہے تھے۔ (پیسے / سکّے)

○ کس نے کس سے کہا؟
Who said to whom?

۱۔ ’’میں مچھیرن بنوں گی۔‘‘

۲۔ ’’اگر میں تمھیں ایک ایسا کام دوں جس میں تمھیں کوئی نہ دیکھ سکے۔‘‘

۳۔ ’’اس جھانکی میں سب سے بڑا کام اس بھالو نے کیا ہے۔‘‘

۴۔ ’’اب میں اسٹیج پر آنے کے لیے کبھی نہیں گھبراؤں گی۔‘‘

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

اپنے اسکول کے سالانہ جلسے کا حال لکھیے۔

۱۳۔ ایک بچّہ

مُحمّد علوی

پہلی بات : ہمارے نبیؐ بچّوں سے بہت محبّت کرتے تھے۔ ننھّے بچّے آپؐ کے پاس لائے جاتے تو ان کو گود میں لے لیتے، ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور دعا فرماتے۔ آپؐ نے فرمایا، ''بچّے تو خدا کے باغ کے پھوُل ہیں۔''

بازار ہوں یا میلے، تہوار ہوں یا عید برات؛ بچوں کے بغیر یہ بے رونق ہوتے ہیں۔ ذیل کی نظم میں بچّے کی آمد سے گھر میں کیسی رونق آجاتی ہے اور گھر کا سوُناپن کیسے دور ہوجاتا ہے اس کو بیان کیا گیا ہے۔

جان پہچان : محمّد علوی ۱۹۲۷ء میں احمد آباد میں پیدا ہوئے۔ اُردو کی جدید شاعری میں ان کا اہم نام ہے۔ 'چوتھا آسمان'، 'خالی مکان' اور 'آخری دن کی تلاش' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ انھوں نے بچّوں کے لیے بھی نظمیں لکھی ہیں۔ 'ایک بچّہ' انھیں کی نظم ہے۔

آج سے پہلے میرا گھر
سویا سویا رہتا تھا
سوُرج روز نکلتا تھا
روز سویرا ہوتا تھا
آنگن میں ، دیواروں پر
دھوُپ چمکتی رہتی تھی

گھر کی اک اک کھڑکی میں
نوُر کی ندّی بہتی تھی
سارا سارا دن چھت پر
کاگے شور مچاتے تھے

نل نیچے پانی پینے
روز کبوتر آتے تھے
سرد ہوائیں پردوں پر
ٹھنڈی آہیں بھرتی تھیں

اِدھر اُدھر جاتی گلیاں
دھوُم مچایا کرتی تھیں
انجانے جانے بوُجھے
گیت سنایا کرتی تھیں

لیکن پھر بھی میرا گھر
سویا سویا رہتا تھا
گھر کا اِک اِک دروازہ
کھویا کھویا رہتا تھا

آج مگر ایک نووارد
بچّے کا رونا سن کر
چونک پڑے دیوار و در
جاگ اُٹھا ہے میرا گھر

خلاصۂ کلام : بچے کے پیدا ہونے سے پہلے شاعر کو اپنا گھر سؤنا سؤنا لگتا تھا۔ گھر کے در و دیوار خاموش تھے۔ آنگن پرایا لگتا تھا۔ اہلِ خانہ غم زدہ رہتے تھے۔ پرندوں کا شور اور کوّوں کی کائیں کائیں سنی تو جاتی مگر دل پر اس کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ گلی کوچوں میں شور پکار کے باوجود شاعر کے گھر میں خاموشی چھائی رہتی مگر بچے کے پیدا ہوتے ہی شاعر کے گھر میں ساری رونقیں آ گئیں۔

معنی و اشارات Glossary

سویرا	-	صبح Morning
نور	-	روشنی، اُجالا Light
نور کی ندی بہنا	-	روشنی پھیلنا Spread of light
کاگا	-	کوّا Crow
آہیں بھرنا	-	دُکھ کا اظہار کرنا To mourn
انجانا	-	جس کی پہچان نہ ہو Unknown
کھویا کھویا رہنا	-	اُداس رہنا Upset
نووارد	-	نیا آنے والا، مراد وہ بچّہ جو ابھی پیدا ہوا New born baby
چونک پڑنا	-	کوئی آواز سن کر ہوشیار ہو جانا Awe, be active, startle
در	-	دروازہ Door, gate

مشق Exercise

○ **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

Answer in one sentence.

۱۔ کس کا گھر سویا سویا رہتا تھا؟
۲۔ دھوپ کہاں چمکتی تھی؟
۳۔ شاعر نے نور کی ندی بہنا کسے کہا ہے؟
۴۔ شور کون مچاتا تھا؟
۵۔ کبوتر پانی پینے کہاں آتے تھے؟
۶۔ ٹھنڈی آہیں کون بھرتا تھا؟
۷۔ دیوار و در کیوں چونک پڑے؟

○ **مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.**

۱۔ ہواؤں کے ٹھنڈی آہیں بھرنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
۲۔ گھر کے کھویا کھویا رہنے سے کیا مراد ہے؟
۳۔ شاعر نے گلیوں کا دھوم مچانا کسے کہا ہے؟
۴۔ دیوار و در کے چونکنے سے کیا مراد ہے؟

○ **نیچے دیے ہوئے بیانات سے ملتے جلتے مفہوم والے اشعار اس نظم میں تلاش کیجیے۔**

Find couplets from the poem that resemble the following sentences.

۱۔ گھر کی ہر کھڑکی میں روشنی چھا جاتی تھی۔
۲۔ گھر کا ماحول دُکھ بھرا تھا۔
۳۔ گھر کا ماحول خوشی میں بدل گیا۔
۴۔ گھر کی چھت پر شور مچا ہوتا تھا۔

بول چال
Dialect

○ درج ذیل فقروں/محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

Use the following idioms / phrases and make new sentences.

سویا سویا رہنا　　نور کی ندی بہنا　　آہیں بھرنا

دھوم مچانا　　کھویا کھویا رہنا　　چونک جانا

جاگ اُٹھنا

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

اپنے استاد یا سرپرستوں کی مدد سے کوئی 'لوری' حاصل کر کے اپنی بیاض میں نقل کیجیے اور اسے کلاس میں پڑھیے۔

لفظوں کا کھیل
Game of words

دیے ہوئے بے ترتیب حروف سے چار حرفی اور پانچ حرفی بامعنی لفظ بنائیے۔

مثلاً - ا ص ا ن ف = انصاف

س ت ی س	ا س ن ن ا	ذ ل ی ذ
ا س ح س ا	ر ش ی ر	ہ ل و ل و
ن ج و ن	ب ل ل ب	م ش ک ک ش
ا س ن ح ا	ل د د ل	ش ن ا ن
م ص و ع م	ر ا ت ک ر	ش ن ا ن
م س و م	لا ا ج م ن	م ن ا ہ م
ا ع م ن ا	ا م ن س ا	

اضافی معلومات Additional Information

ماں اپنے بچے کو جھولے میں سلاتی ہے تو گیت گاتی ہے۔ بچوں کو سلانے کے لیے گائے جانے والے ان گیتوں کو 'لوری' کہتے ہیں۔ لوریاں ہر زبان میں پائی جاتی ہیں۔ بچے بڑے ہو کر جب خود جھولا جھولتے ہیں تو وہ بھی گیت گاتے ہیں۔ یہ 'جھولا گیت' کہلاتے ہیں۔ اُردو میں

جھولا جھولیں ، جھولا جھولیں
پینگ بڑھا کر ڈالی چھو لیں
دھیرے دھیرے پینگ بڑھائیں
تم بھی گاؤ ، ہم بھی گائیں

یہ جھولا گیت بہت مشہور ہے۔

لفظوں کا کھیل
Game of words

ذیل کے معمّے میں انگریزی حرف S سے شروع ہونے والے انگریزی الفاظ چھپے ہوئے ہیں۔ انھیں اوپر سے نیچے اور بائیں سے دائیں تلاش کیجیے۔ اشارے کے طور پر ان لفظوں کا اُردو ترجمہ دیا جا رہا ہے۔ مثلاً: (۱) حصّہ- SHARE

(۲) آہستہ، (۳) شرم، (۴) پتّھر، (۵) سمندر، (٦) معاشرہ، (۷) جوتا، (۸) مدرسہ/اسکول، (۹) برائے فروخت، (۱۰) ایک جیسا/وہی، (۱۱) راز۔

N	S	G	S	F	S	H	A	R	E
S	L	O	W	Z	E	S	E	M	J
H	C	L	I	M	S	O	S	A	S
Y	S	V	S	T	T	B	A	S	O
M	R	S	C	H	O	O	L	F	C
R	E	T	H	F	N	L	E	S	I
S	A	M	E	G	E	F	G	A	E
H	F	X	M	S	Z	S	H	S	T
O	I	S	E	C	R	E	T	W	Y
E	S	N	D	S	M	A	O	S	P

۱۴۔ صحت کی عدالت

نورالعین علی

پہلی بات : آپ جانتے ہیں بھارت میں 'سوچھ بھارت ابھیان' کے نام سے صفائی مہم جاری ہے جس میں ہر چھوٹا بڑا حصّہ لے رہا ہے۔ صحت اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ صحت مند رہنے کے لیے صفائی ضروری ہے۔ جو لوگ اچھی طرح دانت مانجھتے ہیں، وقت پر کھانا کھاتے ہیں، وقت پر جاگتے اور سوتے ہیں وہ ہمیشہ صحت منداور تندرست رہتے ہیں۔ اور جو لوگ ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے قدرت انھیں سزا کے طور پر مختلف بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ انھیں باتوں کو 'صحت کی عدالت' میں ڈرامے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

جان پہچان : نورالعین علی ۲۷ر فروری ۱۹۳۰ء کو امراوتی (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے بعد ناگپور یونیورسٹی سے ایم۔اے اور بی۔ایڈ کی ڈگریاں حاصل کیں۔ گورنمنٹ ٹریننگ کالج میں استاد اور اُردو لسانی کمیٹی، بال بھارتی میں رُکن اور چیئر پرسن کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ پچاس سے زائد خاکے اور ڈرامے آکاش وانی سے نشر ہوئے۔ 'کینسر'، 'وہ بولتے کیوں نہیں' اور 'سراب' ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ پرائمری اور ہائر سیکنڈری کی درسی کتابوں میں کئی مضامین اور ڈرامے شامل ہیں۔ درج ذیل ڈراما صحت اور صفائی سے متعلّق بچّوں کے لیے لکھا ہوا ان کا ایک سبق آموز ڈراما ہے۔ نورالعین علی کا ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۶ء کو ناگپور میں انتقال ہوا اور ۲۵ر دسمبر ۲۰۱۶ء کو امراوتی میں تدفین عمل میں آئی۔

کردار

جج ، پیش کار ، محرّر ، چپراسی ، صحت انسپکٹر ، ایک سپاہی ، چار ملزم

(عدالت کا کمرہ۔ پیش کار اور محرر کاغذات ٹھیک کر رہے ہیں۔ چپراسی دروازے پر کھڑا ہے۔ صحت انسپکٹر داخل ہوتا ہے)

صحت انسپکٹر: السّلام علیکم۔

پیش کار : وعلیکم السّلام۔ آیئے انسپکٹر صاحب۔ جج صاحب کے آنے کا وقت ہوگیا ہے۔

انسپکٹر : فرمایئے۔ میرے کتنے مُقدّمے پیش ہوں گے؟

پیش کار : (فہرست دیکھتے ہوئے) زیادہ نہیں۔ صرف چار ہیں۔

(اتنے میں جج صاحب داخل ہوتے ہیں۔ سب لوگ ادب سے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ جج صاحب کرسی پر بیٹھنے کے بعد مقدمے کی کارروائی شروع کرنے کا حکم دیتے ہیں)

جج : مقدموں کی فہرست پیش کیجیے۔

پیش کار : (کاغذات پیش کرتے ہوئے) یہ لیجیے جناب!

جج : ملزم نمبرایک کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبرایک حاضر ہو۔

(ملزم نمبرایک حاضر ہوتا ہے)

جج : اس کے خلاف کیا الزام ہے؟

انسپکٹر : جناب، صبح جب یہ اُٹھتا ہے تو دانت نہیں مانجھتا اور باسی منہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔

جج : (ملزم کو مخاطب کر کے) تم نے صحت کے قانون توڑے ہیں۔ کیا تمھیں اس جرم کا اقرار ہے؟

ملزم نمبرا : (سہمی ہوئی آواز میں) جی ہاں، بات یہ ہے حضور کہ مجھے زوردار بھوک لگی ہوتی ہے اور مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔

جج : اچھا تو تمھیں ایسی سزا ملنی چاہیے جس کے ڈر سے تمھیں آئندہ صبر کرنے کی عادت پڑ جائے۔ تمھیں صحت کے قانون کے مطابق ایک ہفتے کے لیے دانت کے درد کی سزا دی جاتی ہے۔

(سپاہی ملزم کو لے کر باہر چلا جاتا ہے۔ باہر سے کراہنے کی آواز آتی ہے جو رفتہ رفتہ مدھم ہوتی چلی جاتی ہے)

جج : (مقدموں کی فہرست دیکھتے ہوئے) مقدمہ نمبر دو۔ ملزم نمبر دو کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر دو حاضر ہو۔ (ملزم حاضر ہوتا ہے)

انسپکٹر : (اشارہ کرتے ہوئے) جناب، ملزم نمبر دو یہ ہے۔ یہ رات کو اپنے کمرے کی کھڑکیاں بند کر کے اور منہ لحاف سے ڈھک کر سوتا ہے۔

جج : ملزم نمبر دو! کیا تم اپنے جرم کا اقرار کرتے ہو؟

(ملزم نمبر دو خوف سے کچھ بول نہیں پاتا ہے)

جج : شکل سے تو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ تم نے اتنا بڑا جرم کیا ہے۔ تازہ ہوا اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اس کو تم رات بھر اپنے کمرے میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟

ملزم نمبر دو : جی ہاں، یہ سچ ہے۔ لیکن میں کیا کروں۔ مجھے بہت سردی لگتی ہے۔

جج : (فیصلہ لکھتے ہوئے) قانون کے مطابق ملزم نمبر دو کو زکام اور نزلہ کی سزا دی جاتی ہے۔

(سپاہی ملزم کو لے کر باہر چلا جاتا ہے۔ باہر سے چھینکنے کی آوازیں آتی ہیں)

جج : (فہرست دیکھتے ہوئے حکم دیتا ہے) ملزم نمبر تین کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر تین حاضر ہو۔

جج : اس پر کیا الزام ہے؟

انسپکٹر : (تیسرے ملزم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) جناب، ملزم نمبر تین کھانا کھانے کے بعد بھی وقت بے وقت کھاتا رہتا

ہے۔اس کے کھانے کا کوئی وقت ہی نہیں ہے۔

جج : کیا تم اس جرم کا اقرار کرتے ہو کہ تم نے صحت کا اُصول توڑا ہے؟ اپنی ضرورت سے زیادہ کھایا ہے اور بیمار پڑ کر والدین کو پریشان کیا ہے۔اس طرح تم نے ایک ساتھ تین جرم کیے ہیں۔

(ملزم سر جھکا لیتا ہے اور خاموش رہتا ہے)

جج : اچھا تو پھر تم کو پیٹ کے درد کی سزا دی جاتی ہے۔

(ملزم اپنا پیٹ پکڑے ہوئے کراہتا ہوا سپاہیوں کے ساتھ چلا جاتا ہے)

جج : مقدمہ نمبر چار۔ملزم نمبر چار کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر چار حاضر ہو۔

(سپاہی ملزم نمبر چار کو لے کر داخل ہوتا ہے)

انسپکٹر : جناب، میں نے اس ملزم کو بیچ سڑک پر جا بجا تھوکتے ہوئے پایا اور منع کرنے کے باوجود اس نے اپنی عادت نہیں چھوڑی۔

جج : (غصّے سے) تمھاری یہ ہمّت! یہ نا قابلِ برداشت ہے۔تم ساری بستی میں جراثیم پھیلا کر معصوم لوگوں کی جانیں خطرے میں ڈالنا چاہتے ہو؟ تمھارا جرم تو اتنا بڑا ہے کہ تم کو جتنی سخت سزا دی جائے کم ہے۔ (مقدمے کے کاغذات پر لکھتا جاتا ہے) اس کم عقل کو شدید کھانسی کی سزا دی جاتی ہے۔

(فیصلہ سنا کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اندر کمرے میں چلا جاتا ہے)

پیش کار : (اعلان کرتا ہے) عدالت برخاست ہوتی ہے۔

(سپاہی ملزم نمبر چار کو لے جاتا ہے۔ملزم بُری طرح کھانستا ہوا جاتا ہے)

معنی و اشارات Glossary

صحت	-	تندرستی Health
پیش کار	-	جج کے سامنے مقدمے کے کاغذات پیش کرنے والا Clerk
محرّر	-	لکھنے والا، منشی Writer
مقدّمہ	-	عدالت کے سامنے پیش ہونے والا معاملہ Case
کارروائی	-	کام کاج Procedure
ملزم	-	جس پر الزام ہو Accused
اقرار کرنا	-	قبول کرنا Accept
رفتہ رفتہ	-	آہستہ آہستہ Slowly
مدّھم	-	ہلکا Dim
لحاف	-	بہت روئی والی رضائی Thick quilt
زکام/نزلہ	-	سردی سے ہونے والی بیماریاں Catch cold
برخاست کرنا	-	ختم کر دینا Dismiss

Exercise مشق

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ صحت کی عدالت میں دانت نہ مانجھنے والے کو کیا سزا دی گئی؟

۲۔ لحاف میں منہ ڈھک کر کیوں نہیں سونا چاہیے؟

۳۔ ملزم کو پیٹ کے درد کی سزا کیوں دی گئی؟

۴۔ سڑک پر تھوکنے کو جرم کیوں کہا گیا؟

○ نیچے عدالت سے تعلق رکھنے والے کچھ کام دیے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے قوسین میں کام کرنے والوں کو دِکھانے والا حرف لکھیے۔

Some procedures of a court are given. Write the appropriate serial number in the given brackets.

۱۔ مقدمے کا فیصلہ کرنا ( )

۲۔ مقدمہ پیش کرنا ( )

۳۔ ملزموں کو عدالت میں پیش کرنا ( )

۴۔ ملزموں کو بلانے کے لیے آواز لگانا ( )

۵۔ ملزموں کو پکڑ کر لانا ( )

(الف) پیش کار (ب) چپراسی
(ج) سپاہی (د) انسپکٹر
(ہ) جیلر (و) جج (ز) محرّر

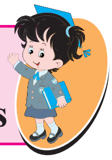

وسعت میرے بیان کی
Expansion of ideas

'صحت اللہ کی بڑی نعمت ہے' عنوان پر دس جملے لکھیے۔

○ مندرجہ ذیل جدول مکمل کیجیے۔ **Complete the following table.**

ملزم	جرم	سزا
ملزم نمبر ایک	دانت نہیں مانجھتا اور گندے منہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔	دانت کا درد
ملزم نمبر دو	....	....
ملزم نمبر تین	....	....
ملزم نمبر چار	....	....

کرو دوستو پہلے آپ اپنی عزّت * جو چاہو کریں لوگ عزّت زیادہ

کوڑے دان ہی میں کچرا ڈالیے۔ स्वच्छ भारत एक कदम स्वच्छता की ओर

صفحہ ۳۶ پر درج معمے کے جوابات:

(2) SLOW (3) SHY (4) STONE (5) SEA (6) SOCIETY (7) SHOE (8) SCHOOL (9) SALE (10) SAME (11) SECRET

صلاحیتوں کا تعیّن - ساتویں جماعت (اُردو - زبانِ دوم)

ساتویں جماعت کے اختتام پر طلبہ میں درج ذیل صلاحیتوں کا فروغ متوقّع ہے

نمبرشمار	تدریسی اکائیاں	مطلوبہ استعداد
۱	سننا	کہانی، نظمیں، لطیفے توجہ سے سننا، زبانی ہدایات کو سن کر سمجھنا، ریڈیو، ٹی وی پر خبروں، نظموں، کہانیوں اور مکالموں کو دلچسپی سے سننا، سمجھنا اور سنی ہوئی ہدایات پر عمل کرنا۔ سمعی مواد کو سننے کا شوق پیدا ہونا۔ سنے ہوئے مواد میں الفاظ کے صحیح تلفظ کا خیال رکھنا۔ خبر اور کہانی کے فرق کو سمجھنا۔
۲	بولنا	حروفِ تہجّی کے مخصوص آواز والے حروف کا صحیح تلفّظ ادا کرنا۔ صحیح زبان کا استعمال کرنا۔ نئے الفاظ کا زبانی استعمال کرنا۔ آسان زبان میں دوستوں سے بات چیت کرنا اور انھیں ہدایات دینا۔ مختلف تقریبات میں مباحثے اور گفتگو میں حصّہ لینا۔ کہانی کہنا۔ مزیدار گفتگو میں حصّہ لینا۔ جذبات و احساسات کے لیے لہجے کے اُتار چڑھاؤ کا خیال رکھنا۔ غم و مسرّت کے جذبات کے اظہار میں زبان کا خیال رکھنا۔
۳	پڑھنا	کہانی، نظم، خبر اور مکالموں کا بلند آواز اور خاموش مطالعہ کرنا۔ تحریر کو صحیح طور پر پڑھنا۔ جملوں اور فقروں کے معنوی ربط کو سمجھنا۔ نئے الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کرنا۔ ذخیرۂ الفاظ اور پڑھنے کی رفتار میں اضافہ کرنا۔ کہانی اور دیگر مضامین کی کتابوں کا مطالعہ کرنا۔ اطراف میں لگے سائن بورڈ کو پڑھنا۔ متعیّنہ وقت میں عبارت پڑھ لینا۔
۴	لکھنا	نقل نویسی، املا نویسی اور مشق کے جوابات از خود لکھنا۔ پیراگراف نقل کرنا۔ سنے ہوئے جملے/ عبارت کو صحیح ڈھنگ سے لکھنا۔ ذاتی خیالات کو تحریری صورت میں پیش کرنا۔ معمے حل کرنا۔ چھوٹے اور آسان جملوں میں خط لکھنا۔ مختلف معنی کے یکساں املا والے الفاظ کے معنوی فرق کو سمجھنا اور انھیں استعمال کرنا۔ مختلف عنوانات پر مضمون لکھنا۔
۵	قواعد	اعادہ - ۱۔ اسم عام/ اسم خاص کی قسمیں: اسم عام، اسم خاص کی قسموں کو پہچاننا اور ان کے فرق کو سمجھنا۔ ان کی تذکیر و تانیث اور واحد جمع کے فرق کو سمجھنا اور زبان میں ان کے استعمال میں تمیز کرنا۔ ۲۔ ضمیر کی قسمیں: شخصی - متکلّم، حاضر اور غائب کی ضمیروں کو پہچاننا اور ان کا زبان میں صحیح استعمال کرنا۔ ۳۔ صفت کی قسمیں: صفت عدد/ مقداری اور نسبتی کے فرق کو سمجھنا۔ دیے گئے جملوں میں اسم، ضمیر اور صفت کو پہچاننا۔
۶	مطالعے کی صلاحیت	درسی/ غیر درسی تحریروں/ اقوال/ نعروں، نظموں اور گیتوں کا ذخیرہ کرنا۔ تصاویر کو عنوان دینا۔ تحریری مضامین کے سیاق و سباق کو سمجھنا۔ حوالہ جاتی کتابوں کا مطالعہ کرنا۔ لغت کی مدد سے تلاش کیے گئے الفاظ کو ان کے معنی کے مطابق جملوں میں استعمال کرنا۔
۷	تخلیقی اظہار	تصویری کہانی کو بیان کرنا۔ آسان جملوں میں اسے لکھنا۔ نئے الفاظ کے معنی تلاش کرکے اپنی گفتگو اور تحریر میں ان الفاظ کا استعمال کرنا۔ از خود خط لکھنا۔ فی البدیہہ تقریر کرنا۔ غیر اُردو زبان کے آسان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کرنا۔

نوٹ: ۳۵ منٹ کا ایک پیریڈ: زباندانی کے لیے ہفتے میں چار پیریڈس ہوں گے۔ کام کے دن ۲۰۰ سے کم نہ ہوں۔

مہاراشٹرراجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

MAHARASHTRA STATE BUREAU OF TEXTBOOK PRODUCTION AND CURRICULUM RESEARCH, PUNE.

तारुफे उर्दू (उर्दू) इ. ७वी

₹ 27.00